مُسلسل اِشاعت کے 60 سال

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

ملتان

لولاک

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ١١ نومبر 2023ء

جلد: ٢٧ جمادی الاوّل ١٤٤٥ھ

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

بیالیسویں سالانہ آل پاکستان ختمِ نبوت کانفرنس چناب نگر کی تیاری!

نکاح نامے میں ختمِ نبوّت کا حلف وقت کی اہم ضرورت ہے

نمازِ جمعہ نہ پڑھنے پر وعیدیں

ستمبر 2023 میں عقیدہ ختمِ نبوت کے تحفظ کا موسمِ بہار

قادیانیوں کی قانونی و دینی حیثیت

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۱۱ جلد: ۲۷

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

بیالیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی تیاری	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

خصائص نبوی ﷺ	مولانا شاہد ندیم	05
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی چند تقریریں	مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ	08
نبوی لیل ونہار	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	12
نماز جمعہ نہ پڑھنے پر وعیدیں	مولانا عبدالصمد محراب پور	13
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	16

شخصیات

مولانا قاری محمد اسحاق فاروقی اور ان کے صاحبزادہ کا وصال	محمد نعمان فاروقی	18

ردقادیانیت

نکاح نامہ میں ختم نبوت کا حلف وقت کی اہم ضرورت ہے	مولانا محمد اشرف مجددی	19
اک صدائے بازگشت اور حالات حاضرہ میں قادیانی منظر نامہ	جناب ساجد غنی اعوان	23
محاسبہ قادیانیت جلد نمبر ۳۰ کا دیباچہ	مولانا اللہ وسایا	31
قادیانیوں سے چند سوالات	مولانا عتیق الرحمٰن	37
قادیانیوں کی قانونی ودینی حیثیت (قسط:4)	جناب رفیق گوریجہ ملتان	40

متفرقات

ستمبر ۲۰۲۳ میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا موسم بہار	مولانا عتیق الرحمٰن	45
عظیم الشان تحفظ ختم نبوت ریلی کا آنکھوں دیکھا حال	مولانا محمد جنید	47
تحفظ ختم نبوت ودفاع پاکستان کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی	مولانا محمد طارق	48
رحیم یار خان میں تحفظ ختم نبوت کی بہاریں	مولانا محمد سلطان	49
تبصرۂ کتب	مولانا عتیق الرحمٰن	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	52

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

بیالیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی تیاری

الحمدللہ وکفی وسلام علی سید الرسل وخاتم الانبیا امابعد!

آج یکم اکتوبر ۲۰۲۳ء مجھے نومبر ۲۰۲۳ء کے شمارہ کے لئے کلمۃ الیوم لکھنا ہے۔ امسال حق تعالیٰ نے خصوصی کرم کیا کہ ستمبر کا مہینہ بہت ہی خوشیاں لایا، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالہ سے اتنا کام ہوا کہ ایک مثال قائم ہوگئی۔

یہی حال اکتوبر کی مصروفیات کا ہے۔ شب وروز کانفرنسیں اس ماہ میں متعین ہیں۔ سرگودھا، بہاول پور، کہروڑ پکا، شجاع آباد، ملتان، خانقاہ ڈوگراں، منڈی بہاؤالدین، تحصیلوں واضلاع کی کانفرنسیں، ۱۲/اکتوبر کو ڈیرہ غازی خان ڈویژن کی کانفرنس، پھر کلاچی وپروآ کے پروگرامات اور ۲۶، ۲۷/اکتوبر ۲۰۲۳ء کو بیالیسویں سالانہ ختم نبوت چناب نگر کانفرنس کا انعقاد مسرتوں اور خوشیوں سے رفقاء کار کے دامنوں کو بھرنے کا موجب ہوگا۔

آج سے بیالیس سال پہلے کے ماحول کو دیکھتے ہیں اور پھر اس دوران آج تک کامرانیوں وفتوحات پر نظر ڈالتے ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے حق تعالیٰ نے مشرق ومغرب کا سفر طے کرادیا ہو۔ امسال ۴۲ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ایسے حالات میں منعقد ہورہی ہے کہ صوبوں اور مرکز کی حکومتیں تحلیل ہوچکی ہیں ہر جگہ عبوری سیٹ اپ سے کام چلایا جارہا ہے۔ جناب عمران نیازی جیل یاترا میں مکافات عمل کا بھگتان بھگت رہے ہیں وہ اٹک جیل میں رہنا چاہتے تھے، عدالتی فیصلہ نے اسے راولپنڈی اڈیالہ جیل کا راستہ طے کرنے پر چلتا کیا۔ سابق چیف جسٹس آف پاکستان جناب عمر عطا بندیال جاتے جاتے نیب ترامیم کو ختم کرنے کا فیصلہ صادر کرگئے۔ اس کے نتیجہ میں زرداری، جناب نواز شریف سمیت کئی سابق حکمرانوں کے کیس دوبارہ ان کے گلے میں فٹ ہوگئے۔

میاں نواز شریف کے واپس آنے کی تیاری زوروں پر ہے یہاں پہنچ کر انجام گلستان کیا ہوگا۔ نو من تیل ہوگا اور رادھا ناچ پائے گی یا نہ، کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ وقتی طور پر ڈالر کو نتھ پڑگئی۔ مستقل طور پر کیا ہوگا

کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ جو اعلانات اور تیاریاں ہیں ان کے مطابق ۲۶، ۲۷/اکتوبر کی سالانہ بیالیسویں ختم نبوت چناب نگر کانفرنس سے قبل میاں صاحب مراجعت فرمائے ملک ہو چکے ہوں گے، نئے دنگل کا بگل بج چکا ہوگا۔ اس ہاہو اور تو تکار میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ان شاء اللہ پوری قوم کے لئے صحیح سمت متعین کرنے کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے گا۔

اللہ تعالیٰ کے کرم کو دیکھئے کہ کانفرنس چناب نگر کے انعقاد سے قبل امسال خصوصیت کے ساتھ پورے ملک میں جو ختم نبوت کانفرنسوں کا جال بچھایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے سائبان نے پورے ملک کو ایک نیا جذبہ تحفظ ختم نبوت عطا فرمایا۔ اس کے اثرات کا ظہور کھلی آنکھوں کے سامنے ہوگا۔ ملک بھر کے تمام خدام ختم نبوت سے گزارش ہے کہ قانون کے تحت پرامن جدوجہد کو آئینی دائرہ میں قانون کی بالادستی کے جذبہ سے سرشار ہو کر آگے بڑھائیں۔ ہمارے ملک میں شعائر اسلامی کے تحفظ کے لئے جو قانون بن چکا ہے اس پر عمل درآمد کرانے کے لئے ہمت کریں۔ ان شاء اللہ جوں ہی قانون اپنا راستہ بنائے گا آپ کے فریق مخالف پر قانون کی گرفت بڑھے گی۔ لاقانونیت اپنے انجام کو پہنچے گی۔ حق کا بول بالا ہوگا۔

رحمت حق سے توقع ہے کہ وہ وقت آیا ہی چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے کیا بعید ہے کہ آنے والا نئی خوشیوں کا سال ہو۔ فتوحات کے دروازے وا ہوں اور ہم کامرانیوں کے سمیٹنے والے بن جائیں۔ بہت سارے فیصلے سامنے آنے پر منظر بدلے گا کفر مزید شکست سے دوچار ہوگا اور اسلام کے ماتھے پر فتح کے مزید جھومر سجتے نظر آئیں گے۔

آپ نئے شوق وولولہ سے کانفرنس کی تیاری کے لئے خود کو منہمک کریں، دن رات والہانہ جوش وجذبہ سے آپ پہلے سے زیادہ اسے کامیاب بنانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ رحمت پروردگار وشفاعت رحمت عالم ﷺ آپ پر سایہ فگن ہو۔

ضروری اعلان

گزشتہ کانفرنس کے موقعہ پر وفود کی واپسی پر ایک فرقہ کے لوگوں نے فیصل آباد میں قافلوں کے لئے مشکلات پیدا کیں۔ بے بنیاد خدشات کے باعث ناخوشگوار ماحول قائم کرنے کی خاطر بعض شرپسند عناصر نے فتنہ کو ہوا دی۔ امسال رفقاء کا فرض ہے کہ وہ ایسی صورت حال پیدا نہ ہونے دیں۔ پرامن آمد ورفت کو یقینی بنانے کے لئے ذرہ برابر کسی کو اشارہ کرنے کا بھی موقعہ نہ دیں۔ جو عناصر فریقین میں سے یہ ماحول بنانے کے خواہاں ہوں ان کے عزائم کو پیوند خاک کردیں۔ اپنے روٹ بھی ایسے اختیار کریں کہ کسی کو فساد پھیلانے کا موقعہ بھی نہ مل سکے۔ امید ہے کہ اس کا بطور خاص خیال رکھا جائے گا۔

خصائص نبوی ﷺ

مولانا شاہد ندیم

حضور اکرم ﷺ کی محبت وخوش طبعی بچوں کے ساتھ

۲۳۰...... حضور اکرم ﷺ بچوں پر بہت شفقت فرماتے، ان سے محبت کرتے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ان کو پیار کرتے اور ان کے حق میں دعائے خیر فرماتے۔

۲۳۱...... بچے قریب آتے تو ان کو گود میں لیتے بڑی محبت سے ان کو کھلاتے، کبھی بچے کے سامنے اپنی زبان مبارک نکالتے بچہ خوش ہوتا اور بہلتا۔ کبھی لیٹے ہوتے تو اپنے قدموں کے اندر کے تلوؤں پر بچہ کو بٹھا لیتے اور کبھی سینہ اطہر پر بچہ کو بٹھا لیتے۔

۲۳۲...... بچہ کو چومتے وقت اکثر زبان مبارک پر یہ الفاظ ہوتے۔ خرقہ خرقہ ان کے معنی یہ ہیں (ہر مچھر کی آنکھ میں ٹڈی کا جبڑہ ہے) ممکن ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بچوں کو کھلانے کے لئے بلامعنی الفاظ استعمال فرمائے ہوں۔

۲۳۳...... اگر کئی بچے ایک جگہ جمع ہوتے تو آپ ﷺ ان کو ایک قطار میں کھڑا کر دیتے اور آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر بیٹھ جاتے اور فرماتے کہ بھئی تم سب دوڑ کر ہمارے پاس آؤ جو بچہ ہم کو سب سے پہلے چھو لے گا ہم اس کو یہ اور یہ دیں گے۔ بچے بھاگ کر آپ ﷺ کے پاس آتے کوئی آپ ﷺ کے پیٹ پر گرتا اور کوئی سینہ اطہر پر، آپ ﷺ ان کو سینہ مبارک سے لگاتے اور پیار فرماتے۔

۲۳۴...... بچوں سے اکثر خوش طبعی فرماتے، حضرت انسؓ کو یا ذالاذنین اے دو کانوں والے! کہہ کر پکارتے۔

۲۳۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ایک بھائی تھے ابوعمیر نامی انہوں نے ایک ممولا (پرندہ) پال رکھا تھا ایک روز وہ مر گیا۔ ابوعمیر اس کے غم میں غمگین بیٹھے تھے۔ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور جب ان کو ممولے کے رنج میں رنجیدہ دیکھا تو ارشاد فرمایا: **یا ابا عمیر مافعل النغیر** اے ابوعمیر! یہ تمہارے ممولے نے کیا کیا۔ (یعنی تمہارے لال کو کیا ہوا)

۲۳۶...... عبداللہ بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ کو ایک انگوروں کا خوشہ دیا اور کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کو دے آؤ۔ میں وہ لے کر چلا تو راستہ میں میری نیت بگڑ گئی اور میں اس کو کھا گیا۔ میری والدہ حضور اکرم ﷺ سے ملیں تو خوشہ کے بارے میں پوچھا کہ آپ ﷺ کو انگوروں کا خوشہ پہنچ گیا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، تو میری والدہ اور حضور اکرم ﷺ سمجھ گئے کہ میں اس کو راستہ میں کھا گیا۔ اس واقعہ کے بعد حضور اکرم ﷺ جب مجھ کو راستے میں ملتے تو میرا کان پکڑ کر فرماتے یا غدر یا غدر یعنی دھوکے باز، دھوکے باز۔

آں حضرت ﷺ کی عادات طیبہ مجلس کے بارے میں

۲۳۷...... آں حضرت ﷺ وعظ وتلقین کی مجالس ناغہ دے کر منعقد فرماتے کہ لوگ اکتا نہ جائیں۔

۲۳۸...... آپ ﷺ کی مجلس میں اگر کسی آنے والے کو آپ ﷺ خاص اعزاز دینا چاہتے تو آپ ﷺ اس کے لئے اپنی چادر مبارک بچھا دیتے۔

۲۳۹...... جب آں حضرت ﷺ کسی مجلس میں شرکت فرماتے تو اہل مجلس کی گفتگو میں بے ربط اپنا خیال پیش نہیں فرماتے تھے، جب تک کہ وہ اپنے سلسلہ گفتگو کو ختم نہ کر لیتے۔

۲۴۰...... آپ ﷺ صحابہ کرام ؓ کے مجمع میں تشریف لے جاتے اور کوئی آپ ﷺ کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوتا تو آپ ﷺ برا مانتے۔ چنانچہ جب صحابہ کرام ؓ آپ ﷺ کی یہ عادت مبارکہ پہچان گئے تو آپ ﷺ کی تشریف آوری پر ان میں سے کوئی کھڑا نہ ہوتا۔

۲۴۱...... آں حضرت ﷺ کسی مجلس میں شرکت فرماتے تو جہاں مجلس ختم ہوتی وہیں تشریف رکھتے۔ مجلس کے بیچ میں جا کر ہرگز کوشش نہ فرماتے۔

۲۴۲...... آں حضرت ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما ہوتے اور کسی ضرورت سے گھر میں تشریف لے جانا ہوتا اور پھر آنے کا ارادہ نہ ہوتا تو آپ ﷺ جوتے پہن کر جاتے۔ اگر آپ ﷺ کو پھر واپس آنا ہوتا تو اس کی علامت یہ ہوتی کہ آپ ﷺ اپنے جوتے مجلس ہی میں چھوڑ جاتے اور آپ ﷺ بغیر جوتے پہنے اندر گھر تشریف لے جاتے۔

۲۴۳...... آپ ﷺ مجلس میں اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما ہوتے تو اپنے زانو مبارک کو ہم جلیسوں سے آگے نہیں بڑھنے دیتے کہ امتیاز پیدا نہ ہو جائے۔

۲۴۴...... صحابہ کرام ؓ مجلس میں بیٹھے ہوئے جس گفتگو میں مصروف ہوتے، آپ ﷺ بھی گفتگو میں ان کے شریک ہو جاتے۔

۲۴۵...... حضور ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے آخرت کے معاملات پر گفتگو فرماتے تو جب محسوس فرماتے کہ حاضرین پر تھکاوٹ ہو رہی ہے تو آپ ﷺ فوراً موضوع گفتگو کو بدل کر دنیا کے کسی معاملہ پر بات چیت کرنے لگتے۔ جب محسوس فرما لیتے کہ اہل مجلس بشاش ہو گئے ہیں تو آخرت کا ذکر شروع فرما دیتے۔

۲۴۶...... اگر کوئی شخص کھڑے کھڑے کسی بات کے متعلق سوال کرتا تو آپ ﷺ اس کو ناپسند فرماتے اور تعجب سے اس کی طرف دیکھتے۔

۲۴۷...... اگر کسی مسئلہ کے بیان میں حضور انور ﷺ مصروف ہوتے اور قبل اس کے کہ سلسلہ بیان ختم ہو، کوئی شخص دوسرا سوال پیش کر دیتا تو آپ ﷺ اپنے سلسلہ تقریر کو بدستور جاری رکھتے۔ معلوم ہوتا کہ گویا آپ ﷺ نے سنا ہی نہیں۔ جب گفتگو ختم کر لیتے تو سائل سے اس کا سوال معلوم کرتے اور اس کا جواب دیتے۔

۲۴۸...... آں حضرت ﷺ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کے مجمع میں ہوتے تو بیچ میں تشریف رکھتے اور صحابہ رضی اللہ عنہم حضور اکرم ﷺ کے اردگرد حلقے پر حلقہ لگائے بیٹھے ہوتے۔ آپ ﷺ بوقت گفتگو کبھی ادھر رخ کر کے تخاطب فرماتے اور کبھی ادھر۔ گویا حلقے میں سے ہر شخص بوقت گفتگو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھ لیتا۔

۲۴۹...... مجلس کے اختتام پر یہ دعا فرماتے سبحانک اللّٰھم وبحمدک اشھدان لاالہ الاانت استغفرک واتوب الیک!

آں حضرت ﷺ کی عادات محمودہ عیادت میں

۲۵۰...... آپ ﷺ عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو بیمار کی پیشانی اور نبض پر ہاتھ رکھتے اس سے کھانے کے لئے پوچھتے اگر وہ کچھ مانگتا تو اس کے لئے وہ چیز منگواتے اور فرماتے کہ مریض جو مانگے وہ اس کو دو۔

۲۵۱...... بیمار کے پاس بیٹھتے تو اس کو تسلی دیتے اس کی محبت کے لئے دعا فرماتے اور فرماتے لاباً س طھوران شاء اللہ! یعنی کوئی پروا کی بات نہیں اللہ خیریت فرمائیں گے۔

۲۵۲...... آپ ﷺ مریض کی پیشانی پر یا دکھی ہوئی جگہ پر ہاتھ رکھ کر فرماتے: اللّٰھم اذھب الباس رب الناس اشف وانت الشافی لا شفاء الا شفاء ک شفاء لا یغادر سقما!

۲۵۳...... مریض کے سرہانے بیٹھتے اور پوچھتے کیف تجدک تمہاری طبیعت کیسی ہے؟

حضرت امیر شریعتؒ کی علامہ بنوریؒ سے ملاقات

مولانا محمد یاسین صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مولانا محمد یوسف بنوریؒ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تیمارداری کے لئے ملتان تشریف لے گئے۔ شاہ صاحب اٹھے اور معانقہ کے بعد دونوں ہاتھوں سے چہرہ تھام لیا۔ حضرت بنوریؒ نے سمجھا کہ شاید پہچان رہے ہیں۔ فرمایا یوسف بنوری ہوں، یوسف بنوری! شاہ صاحبؒ چہرہ کو ٹک ٹک دیکھے جارہے تھے، سن کر فرمایا ''مجھے تو انور شاہؒ کا چہرہ معلوم ہوتا ہے۔'' اور اس کے بعد زاروقطار رونے لگے۔ (یادگار ملاقاتیں ص ۳۲۶)

صحابہ کرامؓ کی چند تقریریں

مولانا عبدالشکور لکھنویؒ

تقریر وخطابت کو اس صدی میں ایک آرٹ سمجھا جاتا ہے اور جس شخص کو اس میں کمال حاصل ہوتا ہے وہ سوسائٹی میں عزت ومرتبہ کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ وہ شخص جس نے اس صدی میں دنیا کے اندر آنکھیں کھولیں اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوسکتا کہ یورپ کے سوا کسی دوسری قوم کو اس فن میں کوئی دخل ہوگا۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ سرور دوعالم محمد رسول اللہ ﷺ کے جان نثار اور فداکار اس فن میں یکتا وبے مثل نظر آتے ہیں۔ اہل عرب میں یوں تو ابتداء ہی سے تقریر وخطابت کا ملکہ موجود تھا۔لیکن جب ان کے دلوں میں اسلام کی صداقت جاگزیں ہوگئی تو تقریر وخطابت میں بھی نمایاں قوت پیدا ہوگئی۔

☆...... سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرامؓ میں ایک سراسیمگی پیدا ہوگئی اور ان کا اضطراب خطرناک حد تک پہنچ گیا۔ اس وقت اس مضطرب اور پریشان مجمع کے لئے جو چیز سرمایۂ تسکین بنی وہ خلیفہ اوّل حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی ایک تقریر کے چند جملے تھے۔

''**الا من کان یعبد محمداً فان محمد ﷺ قد مات ومن کان یعبداللہ فان اللہ حیّ لا یموت انک میت وانھم میتون. وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علٰی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً وسیجزی اللہ الشاکرین**'' جو لوگ محمد رسول اللہ کی پوجا کرتے تھے ان کو باخبر ہوجانا چاہئے کہ محمد رسول اللہ ﷺ وفات پاچکے، لیکن جو لوگ پرستاران خدا ہیں ان کو معلوم ہوجانا چاہئے کہ خدا زندہ ہے وہ مر نہیں سکتا۔ خدا اپنے پیغمبر سے خود کہتا ہے تو مرے گا اور تمام لوگ مریں گے۔ محمد تو صرف ایک پیغمبر تھے ان کے پہلے بھی اور پیغمبر گزر چکے ہیں تو کیا اگر محمد ﷺ مرگئے یا شہید ہوگئے تو تم لوگ پھر رجعت قہقری کر جاؤ گے۔ یقین کرو کہ جو لوگ مرتد ہوجائیں گے وہ خدا کو کچھ نقصان نہ پہنچائیں گے اور خدا شکر کرنے والوں کو جلد جزائے خیر دے گا۔

اس تقریر کا یہ اثر ہوا کہ لوگوں کی روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں اور لوگ اس مجمع سے اٹھے تو ان کی زبان پر یہی آیت تھی...... **وما محمد الّا رسول ...... الخ!**

☆...... حضرت سیدنا عمرؓ جب سربرآرائے خلافت ہوئے تو آپ نے ایک دلآویز تقریر فرمائی جس

کے کچھ فقرے یہ ہیں: ''اللّٰھم انی غلیظ الغضب فلینی اللّٰھم انی ضعیف فقوی الاوان العرب جمل انف وقد اعطیت حطامه الاوانی حامله علی المحجة'' خداوندا میں سخت ہوں مجھ کو نرم کر، میں ضعیف ہوں مجھے قوی بنادے، عرب ایک سرکش اونٹ ہے جس کی نکیل میرے ہاتھ میں دی گئی اور میں اس کو سیدھی راہ پر چلانے کے لئے مقرر کیا گیا ہوں۔

ایک مرتبہ آپ نے امراء وعمال کی مجلس میں ایسے پرزور خطبہ دیا: ''الاوانی لم ابعثکم امراء والاجبارین ولکن بعثتکم ائمة الهدیٰ یهتدی بکم ولا تغلقوا الابواب دونهم فیاکل قویهم ضعیفهم''میں نے تم کو امیر اور شہنشاہ بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ میں نے تم کو صرف ائمہ ہدی بنا کر بھیجا ہے تاکہ تم سے لوگ ہدایت حاصل کریں۔ رعایا پر اپنے دروازے بند نہ کرو کہ قوی ضعیف کو کھا جائے اور تم کو خبر نہ ہو۔

☆...... حضرت سیدنا عثمانؓ جب سربرآرائے خلافت ہوئے تو حسب دستور تقریر کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن چوں کہ آپ پہلے سے تیار نہ تھے اس لئے تقریر نہ کر سکے اور ایک جملہ کہہ کر خاموش ہو گئے: ''انتم احوج الی الامام العادل من الامام القائل''تم کہنے والے خلیفہ سے کہیں زیادہ انصاف کرنے والے خلیفہ کے لئے حاجت مند ہو۔ لیکن ان الفاظ کے متعلق ارباب ادب کا اتفاق اس امر پر ہے کہ اس سے زیادہ بلیغ معذرت کا امکان نہیں۔

☆...... حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے خطبات تاریخ اسلام کا ایک اہم باب ہیں۔ چوں کہ آپ کے خطبات زہد وقناعت کی تعلیم ہوا کرتے تھے۔ لہٰذا ان میں زور خطابت کما حقہ نہیں ہوسکتا۔ تاہم اہل بلاغت ان کی ادبیت کو دیکھ کر ان کے سامنے اپنی بے مائیگی کا اظہار کرتے ہیں۔

آپ نے ایک مرتبہ جنگ کے لئے مسلمانوں کو آمادہ کرتے ہوئے ذیل کی اہم تقریر فرمائی:

''ایها الناس المجتمعة ابدانهم المختلفة اهواء هم کلامکم یوهن الصم الصلاب وفعلکم یطمع فیکم عدوکم وددت واللہ ان لی بکل عشر منکم رجلاً من بنی فراس بن غنم صرف الدینار بالدرهم''اے لوگو جن کے جسم تو متحد ہیں لیکن مقاصد مختلف ہیں تمہاری باتوں سے پتھر کی چٹانیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہیں۔ لیکن تمہارے اعمال دشمنوں کو تم پر ظلم وتعدی کی جرأت دلاتی ہیں۔ خدا کی قسم تمہارے دس نفر کے بدلے اگر مجھے بنی فراس ابن غنم کا ایک نفر بھی ملتا تو میں ایک اشرفی کو ایک درہم کے بدلے بدل دیتا۔

صحابہ کرامؓ کا یہ زور خطابت نہ صرف گرمی محفل کا سبب تھا بلکہ اس کے ذریعہ سے وہ بڑے بڑے مہم کام انجام دیتے اور اسی کے سہارے وہ اسلام کی تعلیمات کو عام مسلمانوں تک پھیلاتے۔

☆...... حضرت ثابت بن قیس بن شماسؓ بہترین اور پرجوش مقرر تھے جن کو رسول اللہ ﷺ نے صرف کفار کی تقریروں کے جواب دینے کے لئے مامور فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ کو یہ عزت حاصل ہوئی تھی کہ آپ خطیب رسول اللہ کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔

☆...... حضرت سیدنا سہیل بن عمرؓ نہایت پرجوش خطیب تھے اور حالت کفر میں اسلام کے خلاف خوب تقریریں کیا کرتے تھے۔ ایک بار حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر سہیل کے دونوں اگلے دانت توڑ دیئے جائیں تو بہت اچھا ہو۔ یہ جو اسلام کے خلاف زہر اگلا کرتے ہیں اس میں کمی آجائے۔ آپ نے کہا مثلہ کرنا اسلام میں جائز نہیں ہے۔ بہت ممکن ہے کہ جلد وہ اسلام کے محاسن میں تقریر کرنے لگیں۔ چنانچہ وہ کچھ ہی دنوں کے بعد اسلام لائے اور اب پہلے کی بہ نسبت تقریر میں زیادہ جوش وخروش پیدا ہوگیا۔ چنانچہ سرور دو عالم ﷺ کی وفات کے بعد عرب میں ارتداد پھیلنا شروع ہوا ہے تو آپ نے حالات کے روبراہ کرنے کے لئے یادگار تقریر فرمائی: ''**یا معشر قریش لا تکونوا آخر من اسلم واوّل من ارتد واللہ ان ھذالدین لیمتدن امتدادالشمس والقمر من طلوعھما الٰی غروبھما**'' اے اہل قریش یہ نہ ہو کہ تم سب کے آخر تو اسلام لائے اور سب سے پہلے مرتد ہو جاؤ، خدا کی قسم یہ دین اس طرح پھیلے گا جس طرح چاند اور سورج اپنے طلوع اور غروب میں پھیلتے ہیں۔ یہ تقریر تقریر نہ تھی سحر تھا جس نے تمام قریش کو کلمہ پڑھوا دیا۔

☆...... ہجرت حبشہ کے وقت نجاشی شاہ حبش کے دربار میں حضرت جعفر طیارؓ نے جو اہم تقریر کی اسے تاریخ عالم فراموش نہیں کرسکتی۔ آپ نے شاہ حبش کو مخاطب کر کے فرمایا: اے بادشاہ! ہم لوگ سب کے سب جاہل تھے، بت پرستی کرتے تھے، مردار کھاتے، بدفعلیاں کرتے، صلہ رحمی کا مطلق پاس ولحاظ نہ کرتے، ہمسائیوں کے ساتھ بری طرح پیش آتے، ہمارے قوی ضعیفوں کو کھائے جاتے تھے۔ ہم لوگوں پر یہی بدحالیاں طاری تھیں کہ خدا نے ہمارے درمیان ایک پیغمبر مبعوث فرمایا جو ہمیں میں سے تھا اور ہم اس کے خاندان، اس کی سچائی، امانت، صلہ رحمی، پاکبازی سے بخوبی واقف تھے...... اس نے ہم کو خدا کی طرف بلایا کہ اس کی توحید کا اعتقاد رکھیں اور ہمارے باپ دادا جن بتوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے اس کی پوجا چھوڑ دیں۔ اس نے ہم کو سچائی، دیانت، امانت اور صلہ رحمی کی تلقین کی، ہمسائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تعلیم دی۔ خونریزی، زنا، چوری، افتراء وبہتان، دروغ بیانی سے منع کیا۔ یتیموں کا مال کھانے سے روکا۔ ایک خدا کی عبادت کرنے، نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور روزہ رکھنے کی ہدایت کی۔ یہ سن کر ہم اس کے مطیع وفرمانبردار ہوگئے اور اس کی تصدیق کر کے اس پر ایمان لائے۔

اس نے جس چیز کو حرام بتلایا ہم نے اس کو حرام جانا اور جس چیز کو حلال بتایا اس کو حلال سمجھا۔ بس یہ وہ چیزیں ہیں جن کی بناپر ہماری قوم ہماری دشمن ہوگئی اور ہم کو طرح طرح کی تکلیفیں دینی شروع کردیں۔ ہم مجبور ہوکر تیرے ملک میں چلے آئے اور اس امید پر کہ یہاں امن ملے گا۔

یہ وہ تقریر تھی جس نے نجاشی شاہ حبش کا دل ہلا دیا اور اس نے مسلمانوں کے لئے آرام سے حبش میں رہنے کا انتظام کر دیا۔ رسول اللہ کے شیدائی بھی کچھ عجیب جامعیت اپنے اندر رکھتے تھے، ایک ہی وقت میں وہ عالم بھی تھے، عارف بھی، معلم بھی تھے، مقنن بھی، سیف کے مالک بھی تھے اور قلم کے بھی، سنان کے مالک بھی تھے اور زبان کے بھی:

غرض میں کیا کہوں تم سے کہ وہ صحرا نشین کیا تھے
جہاں گیر و جہاں دار و جہاں بان و جہاں آرا

(ماہنامہ الصدیق ملتان ج۵ ش۳ بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ ص۳۰، ۳۱)

ختم نبوت کانفرنس پیر محل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیر اہتمام مدرسہ تعلیم القرآن ۳۴۲ چک پیر محل میں ۱۸؍ستمبر ۲۰۲۳ء کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی سرپرستی مولانا مفتی محمد شیراز امیر عالمی مجلس پیر محل نے کی۔ کانفرنس میں مولانا مفتی محمد حسن، مولانا پیر رضوان نفیس لاہور، ضلعی مبلغ مولانا محمد ارشاد فاروقی اور دیگر کے بیانات ہوئے۔ کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس کمالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کمالیہ کے زیر اہتمام جامعہ عثمانیہ کمالیہ میں ۲۱؍ستمبر کو پیر جی عتیق الرحمٰن کی سرپرستی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا عبدالغفار تونسوی، مولانا رب نواز پراچہ، مبلغ عالمی مجلس مولانا محمد ارشاد سمیت کئی علماء کرام نے بیانات فرمائے۔

ختم نبوت کانفرنس ماموں کانجن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماموں کانجن کے زیر اہتمام ۲۶؍ستمبر ۲۰۲۳ء جامع مسجد الخیر میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی سرپرستی مولانا ضیاء الدین آزاد نے کی۔ جب کہ مرکزی مبلغ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا عبدالقدوس گجر اور مولانا محمد ارشاد کے بیانات ہوئے۔

نبوی لیل ونہار

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

جمعہ کے دن درود شریف پڑھنا

۱...... حضرت شداد بن اوسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک تمام دنوں میں سے جمعہ کا دن افضل ہے، کیوں کہ اسی دن میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی میں ان کی وفات ہوئی اور اسی میں قیامت قائم ہوگی۔ لہٰذا تم جمعہ کے دن کثرت سے مجھ پر درود پڑھا کرو۔ کیوں کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔

قیل یا رسول اللہ کیف تعرض علیک وقد ارمت کہا گیا یا رسول اللہ ہمارا درود آپ پر کیسے پیش ہوگا آپ تو فرسودہ ہو چکے ہوں گے، آپ ﷺ فرمایا:

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء. (مسند بزار ج۸ ص۴۱۱) بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے۔ (پس آپ ﷺ قبر میں زندہ وسلامت ہوں گے تبھی تو آپ پر درود پیش ہوگا اور آپ اس کو سنیں گے)

۲...... حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف بھیجا کرو کیوں کہ اس دن فرشتے بکثرت حاضر ہوتے ہیں اور جو مجھ پر درود شریف بھیجے گا اور جب تک درود شریف پڑھتا رہے گا مجھ پر پیش ہوتا رہے گا یہاں تک کہ وہ درود سے فارغ ہو جائے۔ ابو درداءؓ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ موت کے بعد بھی؟ آپ نے فرمایا: ہاں موت کے بعد بھی۔

فرمایا: **ان اللہ حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حیّ یرزق** بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے۔

پس اللہ کا نبی زندہ رہتا ہے اور اس کو رزق دیا جاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ ج۱ ص۵۲۴)

مجلس کا کفارہ

رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا جب مجلس برخاست ہو یہ دعا پڑھے: ’’**سبحانک اللّٰھم وبحمدک اشھدان لاالہ الاانت استغفرک واتوب الیک۔**‘‘

پاک ہے تو اے اللہ اور ہم تیری تعریف کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف جھکتا ہوں۔ (عمل الیوم واللیلۃ)

نماز جمعہ نہ پڑھنے پر وعیدیں

مولانا عبدالصمد محراب پوری

ہمارے معاشرے میں بہت سارے دینی معاملات میں سستی، غفلت، لاپرواہی، عدم توجہ جس طرح پائی جاتی ہے ویسے ہی نماز جمعہ کی ادائیگی میں بھی کافی کمزوری پائی جاتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کی طرف جس طرح توجہ، مرکوز کرنی چاہئے اس طرح نہیں کر پا رہے۔ نماز جمعہ کو ادا نہ کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ اس پر بڑی سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ ان احادیث میں اس طرح کی بہت ساری روایات مذکور ہیں، درج ذیل احادیث میں اس طرح کی وعیدوں کو جمع کیا گیا ہے، تاکہ ہر مسلمان اس کو پڑھے، غور کرے اور اپنا احتساب کرے کہ ہفتہ میں ایک بار آنے والی نماز میں کتنی غفلت و سستی کر رہے ہیں، آخر ہم اپنے مالک کو کیا جواب دیں گے؟

۱...... حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اور فرمایا: کہ اے لوگو! موت سے قبل اللہ کی طرف رجوع کرو۔ اور مشغولیت سے قبل اعمال صالح کی طرف سبقت کرو۔ اور اپنے رب کے ساتھ تعلق قائم کرو، اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرو۔ ظاہر اور پوشیدہ صدقہ کرو۔ اس کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جائے گا۔ اور تمہاری مدد کی جائے گی، اور تمہارے نقصان کی تلافی کی جائے گی۔ اور یہ جان لو! اللہ تعالیٰ نے میرے اس دن اس سال اس ماہ میں قیامت تک نماز جمعہ کو فرض فرمایا ہے۔ لہٰذا جس نے بھی میری زندگی یا میرے بعد نماز جمعہ کو چھوڑ دیا، جب کہ اس کا کوئی عادل یا ظالم امام بھی ہو۔ جمعہ کو ہلکا سمجھتے ہوئے یا اس کا انکار کرتے ہوئے، تو اللہ تعالیٰ اس کے پھیلاؤ، افراتفری میں کبھی جمعیت کو مجتمع نہ فرمائیں اور نہ اس کے کام میں برکت دے۔ خوب سنو! نہ اس کی نماز ہوگی، نہ زکوٰۃ، نہ روزہ اور نہ کوئی نیکی قبول ہوگی۔ حتیٰ کہ توبہ نہ کرے۔ (ابن ماجہ ص:۷۶)

۲...... حضرت ابو جعد ضمریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے بغیر عذر شرعی تین جمعہ کی نمازیں ترک کر دیں، غفلت اور سستی کی وجہ اس کا اہتمام نہ کر سکا، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیں گے۔ (ترمذی ج:۱ص:۱۲۰ ابوداؤد ج:۱ص:۱۵۱۔ ابن ماجہ ص:۷۹۔ ابن ابی شیبہ ج:۴۔ نسائی ج:۱ص:۲۰۲) یعنی ایسا شخص قساوت قلبی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ پھر خیر کی بات اس کے اندر نہیں اترتی۔

۳...... ابن عمرو ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ لوگ نماز جمعہ کی ترک سے بعض

آ جائیں ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دیں اور ان کو غافلین میں سے لکھ دیں گے۔

(نسائی ج:۱ص ۲۰۳، مسلم ج۱ص ۲۸۴)

تشریح: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نماز جمعہ کا ترک کرنا دین کے اندر باب ''تھاون'' کھول دینا ہے۔ اور یہ شیطان کے غالب ہونے کا سبب ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ ص ۳۴۴)

۴...... سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: غور سے سنو! ہوسکتا ہے تم میں سے کوئی بکریوں کا ایک ریوڑ رکھتا ہو، اور ایک دو میل کے فاصلہ پر ہو شہر سے اس کو وہاں گھاس مشکل سے ملے اس وجہ سے وہ دور چلا جائے پھر جمعہ آئے نماز جمعہ میں شریک نہ ہو سکے۔ اس طرح دوسر جمعہ اور اور تیسرا جمعہ آیا وہ نماز جمعہ میں شریک نہ ہوسکا پھر بھی تو ترک نماز جمعہ کی وجہ سے اس کے دل پر مہر لگا دی جائے گی۔ (ابن ماجہ ص ۷۹)

۵...... حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ لوگوں کے لئے جو نماز جمعہ میں شریک نہیں ہوتے میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں کسی کو حکم کروں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں جا کر ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ (مسلم ج۱ص ۲۳۲، ابن ابی شیبہ ج۴ص ۱۷۱، مشکوٰۃ ج۱ص ۱۲۱)

۶...... حضرت سمرۃ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بغیر عذر شرعی کے نماز جمعہ کو ترک کر دیا تو وہ اس کے کفارہ میں ایک دینار صدقہ کرے اور اگر ایک دینار نہ پائے تو آدھا دینار صدقہ کرے۔ (ابوداؤد ج۱ص ۱۵۱، ابن ماجہ ص ۷۹)

۷...... حضرت قدامہ بن وبرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بغیر عذر شرعی کے نماز جمعہ ترک کر دی۔ تو اسے چاہئے کہ ایک درہم یا آدھا درہم صدقہ کر دے۔ (ابوداؤد ج۱ص ۱۵۱)

۸...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے تین جمعہ پے در پے ادا نہیں کئے اس نے گویا اسلام کو اپنی پشت کے پیچھے ڈال دیا۔ (تفسیر مظہری ج۱۱ص ۴۷۲)

۹...... حضرت مجاہد فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت ابن عباسؓ کے پاس ایک ماہ تک آتا رہا اور یہ پوچھتا رہا کہ جو شخص قیام اللیل کرتا ہے اور دن کو روزے رکھتا ہے لیکن تمام نمازیں جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتا اور نماز جمعہ بھی نہیں پڑھتا۔ اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ جہنمی ہے۔ (ابن ابی شیبہ ج۴ص ۱۷۱)

۱۰...... ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بغیر عذر کے نماز جمعہ ترک کی اس کو منافق لکھ دیا جاتا ہے اس کتاب میں جس کو نہ مٹایا جائے گا اور نہ تبدیل کیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ ج۱ص ۱۲۱)

۱۱...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کھیل یا تجارت کی وجہ سے نماز جمعہ کی پرواہ نہیں کرتا اللہ کو بھی اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اللہ بے نیاز اور مستحق ستائش ہے۔ (مشکوٰۃ ج۱ص۱۲۱)

۱۲...... حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز جمعہ کے لئے حاضر ہوا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو کوئی آدمی اہل جنت میں سے ہوتا ہے اور وہ نماز جمعہ سے پیچھے رہنے کی وجہ سے اس کو جنت سے پیچھے کیا جاتا ہے حالاں کہ وہ اس کا اہل ہوتا ہے۔ (المعجم الصغیر ج۱ص۲۶۴)

فائدہ: علامہ زمخشریؒ نے لکھا ہے کہ قدیم زمانہ میں بعد نماز فجر کے تمام راستے ایسے نیک لوگوں سے بھرے ہوئے ہوتے تھے جو اول وقت تکبیر سے جمعہ میں جاتے تھے حتیٰ کہ کثرت ازدہام اور تاریکی فجر سے مشعل کی روشنی میں جاتے تھے۔ (مواہب الرحمٰن ج۹ص۳۴۵)

فائدہ: اسلام میں سب سے پہلی بدعت یہ ہوئی کہ لوگوں نے نماز جمعہ کے لئے جلدی جانا چھوڑ دیا۔ (الکشاف ج۴ص۳۵۳)

۱۳...... حضرت معاذ بن انسؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن مسجد میں جگہ حاصل کرنے کے لئے لوگوں کی گردنیں پھلانگے گا۔ تو اس کے لئے جہنم کی طرف پل بنایا جائے گا۔ (ترمذی ج۱ص۱۱۴)

۱۴...... حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ کے قریب بیٹھ گیا۔ جب حضور ﷺ نماز جمعہ سے فارغ ہوئے تو اس کو فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے جمعہ کی نماز پڑھ لی؟ اس شخص نے عرض کیا کہ جی! آپ نے مجھے دیکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جی ہاں میں نے دیکھا ہے کہ تم تاخیر کر کے آئے ہو۔ ساتھ ساتھ لوگوں کو ایذاء بھی دی ہے (حالاں کہ آپ کو گردنیں پھلانگ کر ایذاء نہ دینی چاہئے تھی)

(ابن ابی شیبہ ج۴ص۱۴۲)

۱۵...... حضرت قاسم بن مخمرہؒ کہتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن دوران خطبہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے آئے اس کی مثال ایسی ہے جیسے جہنم میں ایک قدم اٹھانے والا اور رکھنے والا ہے۔ (ایضاً)

۱۶...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ جو شخص بیٹھا رہتا ہے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے اس کو جمعہ کا ثواب نہیں ملتا بلکہ اس کی ظہر کی نماز ہوتی ہے۔ (مظہری ج۱۱ص۴۹۹)

مسئلہ: یہ وعیدیں اس وقت ہیں جب بلاضرورت کے گردنوں کو پھلانگ کر کے آگے آجائے یا پیچھے واپس آئے۔ اگر ضرورت کی بناء پر ایسا کرنا پڑے تو اس کو گناہ نہیں ہوگا۔ جیسے حاجت یا وضو کے لئے جانا یا بیماری وغیرہ کے لئے۔ (عمدۃ القاری)

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

طوفان نوح اور قیامت

اگر کوہ قراقرم کے سلسلہ کی ساری برف اور سارے برف کے تودوں کو جو پہاڑ کے سینے سے ضدی اور بھوکے بچوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں نچوڑیں تو سندھ طاس کے کھیتوں کے لئے کتنے ایکڑ پانی دستیاب ہوگا۔ یہ راز جو پہاڑ کے سینے میں دفن تھا۔ ایک پہاڑے کی مدد سے نکلا۔ وہ پہاڑہ صرف کمپیوٹر کو یاد تھا۔ جواب میں ایک عدد تھا اور لاتعداد صفر۔ اس ہندسہ کو الفاظ میں تبدیل کیا تو صورت یہ بنی کہ اگر ساری برفانی ذخیرہ آب یکا یک سیال پانی بن جائے تو ادھر پنجاب کے پانچوں دریا بے کنار ہوکر دریائے سندھ سے ہمکنار ہوجائیں گے اور ادھر دریائے سندھ اور بحر عرب میں من وتو کا جو فرق ہے وہ مٹ جائے گا۔ قدرت برف جمانے اور برف پگھلانے میں قطرہ قطرہ کا حساب رکھتی ہے۔ حساب میں چند قطرے یا جواب میں چند صفر ادھر سے ادھر ہوجائیں تو سارے کئے دھرے پر پانی پھر جائے۔ نوح کا طوفان قطرہ لایا تھا، صفر قیامت ڈھائیں گے۔ وہ دنیا جو چھ دن میں بنی تھی اس کے بگڑنے کے لئے ایک گھڑی کافی ہوگی۔ صور پھونکنے سے عناصر کی ترتیب اور توازن میں فرق آجائے گا۔ کسی ایک عنصر کا ذرا سا حصہ بڑھا یا گھٹا دیا جائے گا۔ باقی عمل یک بہ یک اور خود بخود پورا ہوجائے گا۔ پہاڑ جو میخوں کی طرح گڑے ہیں روئی کے گالوں کی طرح دھنکے جائیں گے اور اپنی جگہ چھوڑ کر چلنے لگیں گے۔ اس روز ان کی رفتار اتنی سست نہ ہوگی کہ مسافر بتورہ کے نیچے کھڑا ہوکر آفرینش اور قیامت پر غور کرسکے۔

چند سال ہوئے ایک قیامت صغریٰ بتورہ گلیشیر نے اٹھائی تھی۔ اس کا ایک چھوٹا سا حصہ جسم سے ٹوٹ کر علیحدہ ہوا اور بے لگام ہوکر نشیب کی طرف سرپٹ دوڑنے لگا۔ اس کی ٹاپوں کی آواز میلوں دور پہاڑوں اور وادیوں میں گونجنے لگی۔ اس کی راہ میں آنے والی پہاڑیاں جو اس کا زور اور بوجھ برداشت کرنے سے قاصر تھیں وہ چاروناچار اس کے ہمراہ ہولیں۔ یہ سارا ملبہ وادی کے نشیب میں جا کر ٹھہرا۔ اس کے نیچے خنجراب کا دریا، ایک بڑا پل اور شاہراہ ریشم کے چند میل دب کر رہ گئے۔ اب اس مقام پر فیری چلتی ہے۔ ششکٹ پر رک کر مسافر نے لائف جیکٹ پہنی اور اس فیری پر سوار ہوگیا۔ دوسرے کنارے پر پہنچ کر مسافر نے اس بلندی کی طرف دیکھا جہاں سے برف کا پہاڑ گرا تھا۔ وہاں سے لے کر دریا تک اس نے

پہاڑیوں کو ہموار کیا۔ ان پر ہل چلایا اور ساتھ ہی سہاگہ پھیر دیا۔ اس سیل یخ نے اپنے لئے جو شاہراہ تعمیر کی وہ شاہرہ ریشم سے زیادہ کشادہ ہے اور اس سے زیادہ دشوار گزار علاقہ سے گزرتی ہے۔ اس کی تعمیر میں ایک دہائی صرف ہوئی اور یہ چشم زدن میں عدم سے وجود میں آ گئی۔ جس دم یہ برف کی چٹان ٹوٹی ہوگی۔ یہ پہاڑیاں مسمار ہوئی ہوں گی اور یہ سیل بے پناہ حرکت میں ہوگا۔ اس وقت اس کی راہ میں اگر کوئی آدمی ہوتا تو کیا کرتا۔ اس کا جواب مسافر نے سعدی کی گلستان سے مانگا۔ لکھا تھا کہ جب چٹانیں گر رہی ہوں اور ان کی راہ میں بیٹھا ہوا درویش اٹھ کھڑا ہو تو وہ عارف نہیں۔ (سفر نصیب ص۱۲۰، ۱۲۱ مختار مسعود)

گلیشیر

گلیشیر ایسے لگا جیسے جنگ بندی کے بعد چونڈہ کے کھیت لگتے تھے۔ جہاز اونچا ہوتا گیا یہاں تک کہ درزیں مدہم ہوتے ہوتے دھوپ اور سایہ سے پر ہوگئیں۔ گلیشیر کی سطح ہموار مگر چتکبری نظر آنے لگی۔ اس بلندی سے سارے گلیشیر پر نظر ڈالی۔ برف کا ایک اندھا اژدھا ہے جو پہاڑوں میں پھنسا ہوا ہے جگہ تنگ ہے اس لئے نکلنے کا راستہ نہیں ملتا۔ موسم اتنا سرد ہے کہ بس کھال سکیڑ کر یوں ہی پڑا گرمیوں کا انتظار کر رہا ہے۔ مثنوی مولانا روم میں حکایت ہے کہ ایک شخص سردی میں ٹھٹھرتے ہوئے اژدھے کو مردہ سمجھ کر جنگل سے اپنے گھر لے آیا۔ گرمیاں آئیں تو اژدھا اس کو نگل گیا۔ وہ اژدھا دراصل نفس انسانی تھا۔ برفانی تودے بھی مولانا کے تمثیلی اژدھے سے ملتے جلتے ہیں۔ ہر انسان کے دل میں وہ ہزاروں خواہشیں جن پر دم نکلتا ہے منجمد ہو کر ایک برفانی تودے کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اقتدار کی گرمی ملے یا شباب کی حرارت یہ تودے پگھل کر تیزی سے نشیب کی طرف جاتے ہیں۔ جو کچھ ان کی راہ میں آتا ہے سب خس وخاشاک کی طرح بہہ جاتا ہے۔ اقتدار ہو کہ اقدار، اسلاف کی شہرت ہو کہ سادات کی عزت بعض برفانی تودے اتنے خطرناک ہوتے ہیں کہ جب وہ ٹوٹیں تو بہت کچھ ٹوٹ جاتا ہے۔ آئین اور اتحاد، حکومت اور ملک۔ (سفر نصیب ص۱۲۲)

زبور کے اشعار

وہ اپنا حکم زمین پر بھیجتا ہے — اس کا کلام تیز رو ہے
وہ برف کو ان کی مانند گراتا ہے — وہ پالے کو راکھ کی مانند بکھیرتا ہے
وہ یخ کو لقموں کی مانند پھینکتا ہے — اس کی ٹھنڈ کون سہہ سکتا ہے

آخری دو مصرعے پہاڑ کی برفانی ڈھلوان پر لکھے ہوئے ہیں:

وہ اپنا کلام نازل کر کے ان کو پگھلا دیتا ہے — وہ (حکم ہوا) ہوا چلاتا ہے، پانی بہنے لگتا ہے

(سفر نصیب ص۱۲۶)

مولانا قاری محمد اسحاق فاروقی اور ان کے صاحبزادہ کا وصال

محمد نعمان فاروق

علاقہ ڈومیلی ضلع جہلم کے ممتاز عالم دین، معروف دینی درسگاہ جامعہ صدیقیہ قادریہ ڈومیلی کے بانی اور مرکزی جامع مسجد مدنی ڈومیلی کے خطیب، خادم القرآن حضرت مولانا قاری محمد اسحاق فاروقی اور جواں سال صاحبزادہ حافظ قاری محمد غفران فاروقی ۲۵ر جولائی ۲۰۲۳ء بروز منگل جہلم سے راولپنڈی جاتے ہوئے گوجرخان کے مقام پر ایک ٹریفک حادثے کا شکار ہوئے، صاحبزادہ اسی روز جبکہ قاری محمد اسحاق ۲۷ جولائی ۲۰۲۳ء بوقت فجر شہادت کے منصب پر فائز ہوئے۔ قاری محمد اسحاقؒ کی پیدائش جنوری ۱۹۶۱ء میں ہوئی، آبائی تعلق قصبہ جکر تحصیل وضلع جہلم سے تھا، ابتدائی دینی تعلیم اپنی والدہ ماجدہ سے حاصل کی، حفظ قرآن کریم سے لے کر موقوف علیہ تک تعلیم ضلع جہلم کی مرکزی قدیمی دینی درسگاہ، حضرت مولانا عبداللطیف جہلمی کی یادگار جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم میں حاصل کی۔ ۱۹۸۸ء میں دورہ حدیث شریف جامعہ اشرفیہ لاہور میں کیا۔ فراغت کے بعد اپنے استاذ ومرشد حضرت مولانا عبداللطیف جہلمی کے حکم کی تعمیل میں تاریخی قصبہ ڈومیلی تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم تشریف لے گئے اور ۱۹۸۸ء سے تادمِ آخر ہمہ قسم کے مصائب وتکالیف برداشت کرنے کے باوجود اپنے استاذ ومرشد سے کمال درجہ کی وفاداری نبھاتے ہوئے صبر واستقامت کے ساتھ علاقہ ڈومیلی میں مخلصانہ اور بےلوث خدمات سرانجام دیتے رہے اور بالآخر جنازہ بھی وہیں سے اٹھا۔ ڈومیلی میں بیسیوں مکاتب و مدارس کی سرپرستی فرماتے رہے۔ علاقہ بھر میں آپ کی دینی، تبلیغی، اصلاحی، نظریاتی اور سماجی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آپ کی ساری زندگی جہد مسلسل اور لازوال قربانیوں سے عبارت ہے۔ مدنی اور لاہوری رنگ غالب ہونے کی وجہ سے کمال درجہ کی حکمت وبصیرت سے باطل فتنوں کی سرکوبی میں سرحدوں کی حفاظت پر مامور سپاہی کی طرح ہمہ وقت بیدار اور چاک وچوبند رہے۔

تحفظ ختم نبوت کے باب میں مرحوم کی بے پناہ خدمات ہیں زندگی بھر ڈومیلی وعلاقہ بھر میں عقیدہ تحفظ ختم نبوت کی اہمیت سے لوگوں کو روشناس کرواتے رہے۔ ۲۲ر اکتوبر ۲۰۲۲ء کو علاقہ ڈومیلی کی تاریخ میں پہلی بار تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کرایا۔ اکابر اور خاندان کی مبارک اور عالی نسبتوں کے حامل ہونے کے باوجود اخلاص کی دولت سے مالا مال اور کمال درجہ کی عجز وانکساری کے پیکر تھے۔ رب تعالیٰ حضرت قاری صاحبؒ اور ان کے جواں سال صاحبزادہ کی کامل مغفرت فرمائے اور پسماندگان سوگواران کو صبر جمیل عطاء فرمائے، آمین!

نکاح نامہ میں ختم نبوت کا حلف وقت کی اہم ضرورت ہے

مولانا محمد اشرف مجددی گوجرانوالہ

پنجاب اسمبلی میں چوہدری پرویز الٰہی کے دور میں نکاح نامے میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کرنے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی، جس پر اراکین اسمبلی اور اس میں حصہ لینے والے تمام افراد مبارک باد کے مستحق ہیں اور بجا طور ان کے لئے خاتم النّبیین ﷺ کی شفاعت کی امید رکھی جاسکتی ہے یہ قرارداد وقت کی اہم ضرورت، دینی فریضہ اور وطن واہلیانِ وطن پر بہت بڑا احسان ہے۔

جوانی جس کے بارے میں ارشاد ہے: اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ وَالنِّسَآءُ حُبَالَةُ الشَّیْطَان جوانی دیوانگی کی ایک شاخ ہے اور عورتیں شیطان کا جال ہیں۔ (فتح الکبیر ص۱۸۱ ج۲ بحوالہ اعتلال القلوب)

دور شباب میں مخلوط تعلیم سکول و کالج اور یونیورسٹی کے کھلے ماحول میں جہاں نوجوان تعلیم حاصل کرتے ہیں وہاں جنسی بے راہ روی اور نشے کی عادت جیسی خبریں بھی روزمرہ اخباروں کی زینت بن رہی ہیں۔ مذہبی رجحانات کم اور بے راہ روی بڑھ رہی ہے۔ بقول اکبراللہ آبادیؒ

قابلیت تو بڑھ گئی ماشاء اللہ — مگر افسوس یہی کہ مسلمان نہ رہے
مذہب نے پکارا اے اکبر! اللہ کا نہیں تو کچھ بھی نہیں — یاروں نے کہا یہ قول غلط تنخواہ نہیں تو کچھ بھی نہیں
یہ آپ کا فرمانا ہے بجا قرآن بھی اللہ بھی ہے — مشکل تو یہ ہے لیکن ادھر آنر بھی اور تنخواہ بھی ہے
تعلیم کی خرابی سے ہو گئی بالآخر — شوہر پرست بی بی پبلک پسند لیڈی
تعلیم لڑکیوں کی ضرورت تو ہے مگر — خاتون خانہ ہوں سبھا کی پری نہ ہوں

اداروں میں عورتوں اور مردوں کے اکٹھے کام کرنے کے جو نتائج سامنے آرہے ہیں وہ کسی سے ڈھکے چھپے نہیں۔ اور پھر فیس بک کی دوستی بھی کوئی پوشیدہ بات نہیں قوم اس کے نتائج بھی بھگت رہی ہے۔

جدید روشنی کا یہ دور اس لحاظ سے انتہائی تاریک ہے کہ انسان کے ذاتی کوائف تک رسائی حاصل کرتے کرتے بہت کچھ کھویا جا چکا ہوتا ہے۔ متعدد دوشیزائیں جذبات کی رو میں بہہ کر دو تین شادی والے دھوکہ بازوں کا شکار ہو کر ہمیشہ کے لئے خاندان سے دور ہو کر پچھتا رہی ہیں اور متعدد بچوں کی مائیں شوہر اور بال بچوں کو چھوڑ کر غیر مردوں کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہیں۔ ایک اندھا فتنہ بپا ہے نہ عقل کام کرتی ہے اور

نہ سوچ سمجھ، جہاں دنیا دار طبقہ اپنے خاندانی گھریلو تعلقات کی وجہ سے پریشان نظر آتا ہے وہاں دیندار طبقہ بھی اپنے بچوں کے ہاتھوں اسی کرب میں مبتلا ہے۔اس کا انجام بالآخر نکاح ہوتا ہے جذبات میں فرقہ، مذہب، علاقہ، عادی دھوکے باز، کسی کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔بعض اوقات عیسائی، مرزائی، شیعہ کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا اور پھر جب قدم آگے بڑھ جاتے ہیں عیال داری کی بیڑیاں پاؤں کو جکڑ لیتی ہیں تو

''نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن''

قادیانیوں کے بارے میں مسلمانوں کا کیا نظریہ ہے،مولانا مفتی کفایت اللہؒ تحریر فرماتے ہیں:

۱...... قادیانی فرقہ جمہور علمائے اسلام کے فتوے کے بموجب دائرہ اسلام سے باہر ہے اس لئے اس فرقہ کے ساتھ میل جول اور تعلقات رکھنا سخت مضر اور دین کے لئے تباہ کن ہے اس حکم میں قادیانی اور لاہوری دونوں برابر ہیں۔

۲...... اگر نادانستگی سے ان لوگوں کے ساتھ رشتہ ہو گیا ہو تو معلوم ہونے پر اسے منقطع کر دینا لازم ہے تاکہ خدا اور رسول کی ناخوشی اور آخرت کے وبال سے نجات ہو۔

۳...... جو لوگ قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے واقف ہوں پھر بھی ان کو مسلمان سمجھیں وہ گویا خود بھی ان عقائد کفریہ کے معتقد ہیں۔اس لئے وہ بھی اسلام سے خارج اور قادیانیوں کے زمرے میں شمار ہوں گے۔ دیندار مسلمانوں کو ان سے بھی علیحدگی اور بیزاری کا سلوک کرنا چاہئے۔ (کفایت المفتی ص۳۱۵ ج ۱)

یہ تو تھا مسلمانوں کا نظریہ۔

اب قادیانیوں کا نظریہ مسلمانوں کے بارے میں بھی دیکھیں:

۱...... ''میرا منکر کافر ہے۔'' (حقیقۃ الوحی ص۱۶۳،خزائن ج۲۲ص۱۶۷)

۲...... ''میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہ کریں۔'' (فتاویٰ احمدیہ ص۷)

جب بات اس طرح ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا تو ان حالات میں انتہائی ضروری ہے کہ نکاح فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل ہو تاکہ جوڑوں کو ترغیب، تحریص، روشن مستقبل کے لالچ کے ذریعے دھوکہ کھا کر مرتد ہونے سے بچایا جاسکے۔

لِیَمِیْزَ اللّٰہُ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبُ (انفال:۳۷) تاکہ جدا کر دے اللہ ناپاک کو پاک سے۔

اس کے بعد بھی جو جہنم میں گرنا چاہے گرے۔

لِیَھْلِکَ مَنْ ھَلَکَ عَنْ بَیِّنَۃٍ وَّ یَحْیٰ مَنْ حَیَّ عَنْ بَیِّنَۃٍ اِنَّ اللّٰہَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (انفال:

نمبر۴۲) تاکہ مرے جس کو مرنا ہے قیام حجت کے بعد اور جیوے جس کو جینا ہے قیام حجت کے بعد اور بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان کا مطلب

’’وفد عبدالقیس خاتم الانبیاء ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا دورانِ گفتگو آپ ﷺ نے انہیں اَلْاِیْمَا نُ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ کا حکم فرمایا پھر آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

ھَلْ تَدْرُوْنَ مَاالْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ شَھَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَ اِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ (مسلم ص ۳۵ ج ۱) کیا تم جانتے ہو کہ اَلْاِیْمَا نُ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ’’لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

اس حدیث شریف سے واضح ہوتا ہے کہ ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو ہی نہیں سکتا، جب تک محمد رسول اللہ ﷺ اور پورے دین اسلام پر ایمان نہ لایا جائے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء وصفات پر ایمان لانا ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآ ئِہٖ وَ صِفَاتِہٖ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفات کے ساتھ ہے۔

اللہ تعالی کی ایک بھی صفت کے انکار سے اللہ تعالی پر ایمان نہیں ہوگا حضرت محمد ﷺ پر ایمان کا مطلب بھی اسی طرح ہے کہ آپ کی تمام صفتوں پر ایمان لایا جائے آپ کی صفات مبارکہ پر ایمان کے بغیر آپ پر ایمان نہیں ہوگا خاتم النّبیین آپ کی صفت مبارکہ ہے جس کا اعلان خالق کائنات نے خود فرمایا ہے چنانچہ ارشاد گرامی ہے۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (الاحزاب:۴۰) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن رسول اللہ اور خاتم النّبیین ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالی نے آپ کی دو صفتیں بیان فرمائی ہیں: (۱) رسول اللہ (۲) خاتم النّبیین!

خاتم النّبیین کی صفت اور کسی بھی نبی یا رسول کے ساتھ کسی بھی کتاب میں اللہ تعالی نے ذکر نہیں فرمائی تو یہ صفت صرف اور صرف حضرت محمد ﷺ کی خاص صفت ہے جو اور کسی میں پائی ہی نہ جاتی ہو صفت خاص ہونے کی وجہ سے محمد رسول اللہ کہنے سے آپ کی خاص صفات کا ذکر بھی خود بخود ہو جائے گا۔

مؤذن کا اذان اور اقامت میں اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اعلان آپ کے خاتم النّبیین کا

بھی اعلان ہے اور لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ کا بھی اعلان ہے، الگ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ اذان اور اقامت سرور دو عالم ﷺ کی حیاتِ طیبہ سے آج تک پوری دنیا میں جاری وساری ہے، اس کے الفاظ بھی مشہور و معروف ہیں دنیا بھر کے مسلمان اس سے واقف ہیں حدیث وفقہ کی بے شمار کتابوں میں مذکور ہے۔ رہا امام کا نماز سے پہلے ختم نبوت کے حلف نامے پر دستخط لینے کا معاملہ تو کوئی مرزائی مسلمان امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا جیسا کہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''میرے منکروں بلکہ متاملوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔'' (فتاویٰ احمدیہ ص ج۱) مرزائی جب کہ مرزا قادیانی کی نبوت کے بارے میں جو متردد ہو اس کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھتے تو جو مرزے اور اس کو نبی یا مجدد ماننے والوں کو پکا اور بدترین کافر مانے اس کے پیچھے کیسے نماز پڑھیں گے تو اذان، اقامت اور جماعت میں حلف نامے کی ضرورت نہیں البتہ نکاح میں بہت ضروری تھی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوگئی۔

ان طنزیہ، تمسخرانہ مشوروں اور شعائر اسلامی کی آڑ میں دل کا بغض اور اندرونی بھڑاس نکالنے سے کسی مسلمان پر تو ان شاء اللہ کچھ اثر نہیں ہوگا البتہ مشیر بلا استشار دنیا کے مسلمانوں اور خود اپنی نظر میں بھی بے توقیر ہوگا۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس مورخہ ۲۱ ستمبر ۲۰۲۳ء کو اندرون غلہ منڈی گراونڈ جھنگ میں سید مصدوق حسین شاہ کی زیر نگرانی منعقد ہوئی۔ صدارت حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف نے کی۔ کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے مولانا عبدالغفور حیدری، مفتی کفایت اللہ مانسہرہ، چوہدری محمد شہباز گجر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا عبدالحکیم نعمانی وسید مسرور حسین شاہ بخاری، سنی علماء کونسل کے مولانا محمد احمد لدھیانوی، راہ حق پارٹی کے مولانا انس اعظم طارق، اور معروف روحانی شخصیت پیر عبدالرحیم نقشبندی سمیت متعدد علماء کرام نے خطاب فرمایا۔ کانفرنس میں احمد پور سیال، روڈو سلطان، اٹھارہ ہزاری، واصو، کوٹ شاکر، ماچھیوال، گڑھ مہاراجہ۔ میرک سیال اور چنڈھ بھروانہ سمیت متعدد شہروں اور قصبات اور شہر کے قرب وجوار کے علاقوں سے کارکنان ختم نبوت نے قافلوں کی شکل میں شرکت کی۔ کانفرنس کی سیکورٹی پر انصار الاسلام کے کارکن مامور تھے۔ جامعہ علوم شرعیہ کے اساتذہ اور طلباء نے خورد ونوش کے تمام تر انتظامات کو احسن طریقہ سے سنبھالا ہوا تھا۔

اِک صدائے بازگشت اور حالات حاضرہ میں قادیانی منظر نامہ!

جناب ساجد غنی اعوان

یکم جون ۱۹۸۲ء اسلام آباد کی سرزمین گواہ رہے گی کہ: ’’قلندر ہر چہ گوید، دیدہ گوید‘‘ آج ۲۰۲۳ء قادیانیوں کے اخلاقی جرائم دنیا بھر میں زبان زدِ عام ہیں۔ ربوہ (چناب نگر) کے احاطۂ خاص، قصرِ خلافت کو بالاقرار ’’کنجر خانہ‘‘ کا نام دے دیا گیا ہے۔ نداء النصر قادیانی خاتون کی ایک فون کال نے قادیانیوں کے پانچویں خلیفہ مرزا مسرور احمد کی بولتی بند کر رکھی ہے۔ قادیانی اس سکینڈل کو لے کر منہ چھپائے پھر رہے ہیں۔ دنیا اس پر تھو تھو کر رہی ہے لیکن قادیانی خلافت ’’گونگا شیطان‘‘ بنے بیٹھی ہے اور ساری قادیانیت مہر بہ لب ہے: ؎

خامہ انگشت بہ دنداں کہ اسے کیا لکھئے ناطقہ سر بہ گریباں کہ اسے کیا کہئے

۴۲ سال پہلے کی یہ صدائے بازگشت آج ہر زندہ ضمیر پر دستک ہے۔ آیئے! ماضی کے جھروکوں میں جھانکتے ہیں کہ یہ قصہ کیا ہوا؟

قادیانی جماعت کے تیسرے خلیفہ مرزا ناصر احمد ۷۲ سال کی عمر میں اپنی نئی نویلی دلہن ڈاکٹر طاہرہ خان (بعمر ۲۶ سال) کے ساتھ ہنی مون منانے قادیانی گیسٹ ہاؤس بیت الفضل F-8-۱۳ اسلام آباد میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ سڑک کے اِس طرف قاری احسان اللہؒ کی مسجد میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ صدارت امیر مرکزیہ خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے۔ اس موقع پر شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ایک تاریخی خطاب کیا۔ یہ بیان سڑک کے پار اُس کوٹھی میں سے مرزا ناصر احمد براہ راست سن رہے تھے۔ خطاب کے دوران مرزا ناصر پر دل کا شدید دورہ پڑا جو آگے چل کر جان لیوا ثابت ہوا۔ یہ حقائق کیا تھے؟ جو قادیانیوں کے تیسرے خلیفہ کی جان لے گئے۔ آیئے جانتے ہیں۔

خطبۂ مسنونہ کے بعد حضرت مولانا اللہ وسایا نے اپنی تقریر کا آغاز یوں کیا: ’’اتفاق کی بات ہے کہ آج آپ حضرات کی اس مسجد میں جلسہ ہو رہا ہے اور سڑک کے پار جناب مرزا ناصر احمد تشریف فرما ہیں۔ میں آج اس جذبے سے، اس خلوص سے، اس درد کے ساتھ معروضات عرض کروں گا کہ کل قیامت کے دن مرزا ناصر احمد پروردگار عالم کی بارگاہ میں یہ نہ کہہ سکیں کہ ہمیں مسئلہ کسی نے نہیں سمجھایا تھا۔ آج کی میری ساری گفتگو میں آپ درشتگی محسوس نہیں کریں گے۔ کوئی گالی گلوچ نہیں ہوگی۔ کوئی سخت بات نہیں ہوگی۔۔۔

میں مرزا ناصر احمد سے درخواست کروں گا، جس خلوص کے ساتھ میں معروضات عرض کر رہا ہوں وہ بھی اسی خلوص اور محبت کے ساتھ میری معروضات کو سنیں۔‘‘

قادیانی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو ازاول تا آخر جنسی بے راہ ریوں سے اٹی پڑی ہے۔ مرزا غلام قادیانی کے لاہور ہیرا منڈی میں پھیرے، مرزا بشیرالدین محمود کے غلاظت بھرے قصے قادیانی لٹریچر اور محفلوں میں عام سنے اور سنائے جاتے ہیں۔ مولانا اللہ وسایا نے اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ’’دوسری بات! مرزائی دوستو یہ کہ میں تمہارے شہر میں رہتا ہوں۔ اس کے حالات کا مجھے علم ہے۔ ربوہ کے میں اندرون خانہ حالات سے واقف ہوں۔ مجھے شرافت اجازت نہیں دیتی لیکن دلائل کی بات ہے۔ پرنٹڈ میٹر، مرزا ناصر احمد، میرے کرم فرما، تمہیں ناراض نہیں ہونا چاہئے۔ تمہارے مریدوں نے، تمہاری جماعت کے دوستوں نے، تمہاری کتابوں کے اندر لکھا ہے کہ آپ کی سگی ہمشیرہ کے ساتھ آپ کے سگے والد نے منہ کالا کیا تھا۔ آپ کا لٹریچر ہے اور آپ کی جماعت کی کتابیں ہیں۔ مجھے اگر اس میں مجرم گردانو گے تو یہ اِس فقیر کے ساتھ، اِس عاجز کے ساتھ زیادتی ہوگی۔ آپ حضرات کی کتابوں کے اندر یہ باتیں لکھی ہوئی ہیں۔‘‘

اسلام نے حیا کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: بے شک حیا اور ایمان آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ جب ایک اٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے۔‘‘ (شعب الایمان: ۷۳۳۱) ایک صحابیہ اُمِّ خلاد رضی اللہ عنہا کے بیٹے ایک جنگ میں شہید ہوگئے۔ وہ اپنے بیٹے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے نقاب ڈالے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں اس پر کسی نے حیرت سے کہا: ایسے وقت میں بھی باپردہ ہیں! کہنے لگیں: میں نے بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی! (ابوداؤد: ۲۴۹۰) قادیانی تاریخ اس کے قطعی برعکس رہی ہے۔ مولانا اللہ وسایا نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا: ’’میرے محترم دوستو! میں نے ربوہ میں ایک تقریر کی۔ یہی حوالہ جو میں نے آپ حضرات کے سامنے نقل کیا۔ مرزا ناصر احمد کی ہمشیرہ سے متعلق۔ میرا اللہ مجھے معاف رکھے۔ میں خود بچیوں بیٹیوں والا ہوں، عزت آبرو والا ہوں۔ کسی کی بہو، بیٹی پر تہمت لگاتے ہوئے مجھے ڈر لگتا ہے۔ میں قبر کو سامنے رکھ کر کہتا ہوں کہ یہ بات تمہارے لٹریچر کے اندر موجود ہے۔ تمہیں ناراض نہیں ہونا چاہئے۔

میرے محترم دوستو! میں نے یہ درد بھری کہانی ربوے میں ایک دن جمعہ پر عرض کر دی۔ مرزا ناصر احمد! آج پھر اس بات کو دہراتا ہوں اور اس جذبے سے دہراتا ہوں کہ آپ خلوص کے ساتھ میری معروضات کو سنیں گے۔ ربوہ آپ کا شہر ہے، آپ کے ہم عقیدہ لوگوں کا مرکز۔ کنٹرول آپ کا۔ ہولڈ آپ کا۔ سرداری آپ کی۔ ہم وہاں رہ رہے ہیں۔ چھ سال ہوگئے ہیں ہمیں وہاں گئے ہوئے۔ میں مسجد میں خداوند کریم کو حاضر ناظر سمجھ کر قسم اٹھاتا ہوں میرا اللہ مجھے معاف رکھے۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ مرزائی عورتیں،

مرزائی بچیاں، بیٹیاں، مجھ سے ان کا عقیدے کا اختلاف، جماعت کا اختلاف، نظریات کا اختلاف، میں اپنی پاک دامنی بیان نہیں کرتا۔ حضور سرور کائنات ﷺ کی جوتیوں کے صدقے اللہ نے مجھے یہ توفیق بخشی کہ وہاں میں نے مرزائی عورتوں کو جو مجھ سے بڑی تھیں، ان کو اس نگاہ سے دیکھا جس نگاہ سے انسان اپنی ماں کو دیکھتا ہے۔ میں نے اپنی ہم عمر بچیوں کو اس نگاہ سے دیکھا جس نگاہ سے انسان اپنی ہمشیرہ کو دیکھا کرتا ہے۔ میں نے وہاں چھوٹی بچیوں کو اس نگاہ سے دیکھا جس نگاہ سے انسان اپنی بیٹی کو، بچی کو دیکھا کرتا ہے۔ گو میرا ان کا عقیدہ کا اختلاف ہے۔ مرزا ناصر احمد کیا آپ بھی قسم اٹھا سکتے ہیں؟ کیا آپ بھی میری طرح مسجد کے اندر قسم اٹھا کر اعلان کر سکتے ہیں کہ جناب آپ نے بھی وہاں کی رہنے والی عورتوں کے ساتھ یہی برتاؤ کیا ہو اور آپ کی اولاد نے بھی ان کے ساتھ یہی برتاؤ کیا ہو؟''

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ قادیانی تاریخ از اوّل تا آخر جنسی انارکی سے اٹی پڑی ہے۔ حضرت مولانا اللہ وسایا اس پر ایک دلیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''مرزا ناصر کے دادا مرزا قادیانی کا کریکٹر۔ ناراض نہ ہونا۔ تمہاری اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک دن (مرزا قادیانی) اپنے ایک مرید سے کہنے لگے کہ تم شادی کرنا چاہتے ہو؟ مرزا قادیانی کے مرید نے کہا جی! بالکل شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اس (مرزا قادیانی) نے کہا تو اچھا میرے گھر کے اندر کچھ مریدنیاں آئی ہوئی ہیں۔ آپ یہاں نظر ٹکا کر بیٹھ جائیں۔ میں سامنے سے اُن کو گزارتا ہوں تو اُن میں سے پسند کر لینا۔''

ایک دلّال کو جب قادیانی ذریۃ البغایا نے نبی تسلیم کر لیا تو ان کی نسلوں میں یہ بے حیائی سرایت کیوں نہ کرتی؟ حضرت مولانا اللہ وسایا نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ''حضور ناراض نہ ہونا۔ بات بہت دور چلی جائے گی۔ ذرا سوچئے۔ جسے تم محمد ﷺ کی مسند پر بٹھانا چاہتے ہو وہ کاروبار کیا کیا کرتا تھا۔ اللہ رب العزت کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تربت پر۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ڈی جی کھوسلہ کی عدالت میں کہا تھا اور مسٹر کھوسلہ نے اپنے فیصلے کے اندر لکھا کہ مرزا قادیانی شراب منگوایا کرتے تھے۔۔۔ تم ایک شرابی کو۔۔۔ معاذ اللہ!۔۔۔ تمہاری جماعت کے ایک فرد جس نے مرزا قادیانی کو اپنے خط کے اندر مسیح موعود لکھا۔۔۔ اُس آدمی نے اپنے پرائیویٹ لیٹر میں مرزا بشیر الدین کو لکھا: اے مرزا بشیر محمود! ہمیں غلام احمد قادیانی پر کوئی اعتراض نہیں۔ وہ ولی اللہ تھے۔ ولی اللہ کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں۔ اگر مرزا قادیانی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے تو ہمیں اس کے اوپر کوئی اعتراض نہیں۔ ہمیں آپ کے اوپر اعتراض ہے جو ہر وقت زنا کے اندر لگے رہتے ہیں۔ آپ کی جماعت کا حوالہ، حوالہ غلط ہو جو چور کی سزا وہ میری سزا۔ قیامت تک کوئی مائی کا لال اس حوالے سے انکار نہیں کر سکے گا۔ تمہارے اخبار کے

اندر لکھا ہوا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی ’’کدی کدی ڈگ لالیندے سن‘‘ معاف رکھئے گا جو آدمی زنا کرتا ہو۔ شراب منگوایا کرتا ہو۔‘‘

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ بلاشبہ زنا ایک قرض ہے۔ اگر تم اس قرض میں مبتلا ہوئے ہو تو یاد رکھو! اس قرض کی ادائیگی تمہارے گھر ہی سے ہوگی۔ قادیانی خلفاء اور ان کی اولادیں اس جرم میں ہمیشہ سے لتھڑی پائی گئی ہیں۔ یہ امر باعث تعجب نہیں کہ ان کے گھر اور خاندان کی خواتین بھی اس کا نشانہ ہیں۔ حضرت مولانا اللہ وسایا یہ داستان اس موقع پر یوں بیان کرتے ہیں:

’’میں آپ سے درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ٹھنڈے دل کے ساتھ میری معروضات کو سنیں کہ آپ کے خاندان کے اندر ایک لڑکی رہتی تھی۔ ۲۲ سال کی عمر تھی۔ یہ پرسنل اٹیک نہیں۔ یہ قومی بات ہے۔ آپ کے ربوہ شہر کے اندر رہتی تھی۔ لڑکی کا نام طاہرہ یاسمین ۔۔۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں اس طاہرہ یاسمین نے زہر کیوں کھایا تھا؟ اور رات کی تنہایوں میں آپ کی ہدایت کے مطابق اسے مرزائی کارندوں نے رات کے ایک بجے تاریکی کے اندر کیوں قبرستان میں ڈالا؟ سوچئے! بار بار سوچئے! قیامت کے دن کے منظر کو سامنے رکھ کر سوچیں۔ ’’وَاِذَا الْمَوْءُ دَۃُ سُئِلَتْ. بِأَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ‘‘ اس بچی کا قصور کیا تھا؟ اُس کے ساتھ کیا واردات ہوئی کہ جس کے نتیجے میں وہ زہر کھانے پر مجبور ہوئی؟‘‘

مرزا ناصر احمد اس تقریر کا ایک ایک لفظ براہ راست سن رہے تھے۔ اسلام آباد کی فضائیں اس پر گواہ رہیں گی۔ تقدیس کے لبادے میں ایک ایسی شکارگاہ کی بساط الٹی جارہی تھی جہاں مظلوم اور معصوم قادیانی خواتین کا استحصال ہوا کرتا ہے۔ ندا النصر چناب نگر کی قادیانی خاتون آج اُن کے گھر سے اِس پر شاہد ہیں۔ حضرت مولانا اللہ وسایا نے اس آئینہ قادیانیت کو ایک اور زاویۂ نظر سے دیکھتے ہوئے فرمایا:

’’مرزا ناصر آپ سے درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ ربوہ کے حالات میں جانتا ہوں۔ جنہیں آپ کے خاندان نے اپنی جماعت سے نکالا۔ میں اُن حالات سے بھی واقف ہوں اور پرسوں کی بات ہے۔ اتوار کے دن کی کہ آپ کے فضل عمر ہسپتال میں ڈاکٹر جس کا نام فدا تھا۔ جس کا خاندان حسباً نسباً قادیانی چلا آرہا ہے۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں وہ آپ کی جماعت کو آخر چھوڑ کر کیوں گیا؟ ناراض نہ ہوں آپ کے گھر کی بات ہے۔ آپ نے اُس کو جماعت سے کیوں نکالا؟ اور یہ پرسنل زندگی پر اٹیک ہوگا۔ اگر میں یہ کہوں کہ آپ کے داماد نے آپ کی بیٹی کو طلاق کیوں دی؟ نہیں کہتا۔ مجھے شرافت اجازت نہیں دیتی۔ آپ نے ابھی نئی نویلی شادی کی اِس پر بھی مجھے اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں آپ کے ڈاکٹر جو اس وقت بھی آپ کے ساتھ ہوں گے۔ ڈاکٹر مبشر جو آپ کے بھائی کا لڑکا ہے۔ آپ کا بھتیجا

ہے۔مرزا منور کا لڑکا ہے۔ اُس نے ایئر کنڈیشنڈ اپنے کتے کے لئے لگوایا ہے۔کیا ربوے کے اندر رہنے والے تمام مرزائیوں کو ایئر کنڈیشنڈ کی سہولت میسر ہے؟ خلافت کا پروپیگنڈہ کرنے والو! میں آپ سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ ربوہ کے اندر آپ کے کتوں کے لئے ایئر کنڈیشنڈ لگا ہوا ہے تو باقی وہاں کے رہنے والوں کے لئے بھی ایئر کنڈیشنڈ کا انتظام ہے؟ جو سارا دن دھوپ میں وہاں تانگے چلاتے ہیں اور شام کو بصد مشکل ان کو روٹی ملتی ہے۔''

خلافت! خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ میرا مشاہرہ اُتنا ہی مقرر کیا جائے جتنا مدینہ کے ایک عام مزدور کو ملتا ہے۔خلیفۂ دوئم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی پشت پر اناج لاد کر مدینہ کے غریبوں کے گھر پہنچایا کرتے تھے۔کیا قادیان اور ربوہ کے مرزائیوں کو''خلافت'' کی یہ برکات حاصل ہیں؟ قادیانی خلافت کی مثال اُس مادہ سانپ کی سی ہے جو اپنے ہی بچوں کو کھا کر اپنا پیٹ بھرتی ہے۔

مرزا ناصر احمد کو اس شفاف آئینے میں جب اپنی قبیح صورت نظر آئی تو ڈھلک گئے۔چنانچہ مرزا ناصر احمد کی صحت سے متعلق ان کی نئی دلہن ڈاکٹر طاہرہ خان کی کتاب سے چند اقتباسات پیش نظر ہیں۔ڈاکٹر طاہرہ خان جلسے کی رات اور مرزا ناصر کے ہارٹ اٹیک سے ۷ دن پہلے ۲۷ مئی ۱۹۸۲ء کے احوال یوں بیان کرتی ہیں۔

''ڈاکٹر نوری آئے انہوں نے ای۔سی۔جی لینا چاہا۔پہلے تو آپ نے انکار کردیا۔فرمانے لگے: مجھے پتہ ہے میرا دل بالکل صحیح ہے۔چنانچہ اس دن آپ نے پہلے تو ای۔سی۔جی کروانے میں تأمل کیا لیکن پھر فرمانے لگے۔اچھا تم لوگ چاہتے ہو تو کروا لیتا ہوں تاکہ تم اپنا شک دور کرلو۔چنانچہ ڈاکٹر نوری نے ای۔سی۔جی لیا۔لیکن اس پر کوئی خاص بات نظر نہ آئی۔کچھ دیر آرام کرنے سے اور کھانا کھانے کے بعد (جو اس وقت حضور نے کمرے میں ہی کھایا) طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی۔'' (مرزا ناصر احمد از طاہرہ صدیقہ ص ۱۴۳)

ڈاکٹر طاہرہ مزید لکھتی ہیں:''۲۹ رمئی کو ہمارا نتھیا گلی جانے کا پروگرام تھا۔حضور چونکہ کمزوری محسوس کر رہے تھے۔اس لئے پروگرام ملتوی کر دیا۔۔۔۳۱ رمئی بروز پیر۔صبح میری آنکھ جلدی کھل گئی۔حضور کو کھانسی زیادہ آ رہی تھی۔میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا تو بخار بھی تھا۔میں نے کہا آپ کا گلہ خراب ہے۔آج ڈاکٹر کو ضرور دکھائیں۔فرمایا: آپ اپنی تشخیص رہنے دیں اور چپ کر کے سو جائیں۔'' (ایضاً ص ۱۴۴)

۳۱ رمئی ۱۹۸۲ء تک کے حالات مرزا ناصر احمد کی نئی دلہنیا ڈاکٹر طاہرہ کی زبانی آپ نے ملاحظہ فرمائے۔یعنی معمولی بخار، کھانسی اور گلا خراب وغیرہم۔۔۔یکم جون ۱۹۸۲ء کو مغرب کے بعد حضرت مولانا اللہ وسایا نے یہ تاریخی جملے ارشاد فرمائے:''مرزا ناصر احمد، میرے محترم! میں آپ سے درخواست کرتا

ہوں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ساری کائنات کا نظام بدل سکتا ہے۔ چاند ستارے بے نور ہو سکتے ہیں۔ آگ ٹھنڈی ہوسکتی ہے۔ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل سکتے ہیں۔ پتھر سے آواز آ سکتی ہے۔ مگر محمد عربی ﷺ کا فرمان جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ حضرت محمد عربی ﷺ کا ارشاد ہے ’’من زنا زنی باھلہٖ‘‘ غیروں کی عزتوں کو تباہ کرنے والو۔ تمہاری عزتیں نہیں بچیں گی۔ دنیا ہی میں حساب دے کر جاؤ گے۔ ربوہ کے اندر آپ کے صاحبزادوں نے کسی معصوم بچی کو چھوڑا ہے؟ میں تفصیلات میں گیا تو بڑی دردناک کہانی ہے۔ میں اپنی گورنمنٹ سے بھی درخواست کروں گا۔ ہمیں مرزا قادیانی پر کوئی اعتراض نہ ہوتا اگر وہ اپنے آپ کو نبی کے طور پر پیش نہ کرتا۔ ہمیں مرزا ناصر احمد پر بھی کوئی اعتراض نہ ہوتا اگر وہ اپنے آپ کو خلیفے کے طور پر پیش نہ کرتا۔ جس وقت مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو نبی کے طور پر پیش کیا۔ ہمیں حق حاصل ہے کہ جیسے ہانڈی لینے کے لئے جاتے ہیں تو اسے ٹھوک بجا کر دیکھتے ہیں۔ ہم مرزا قادیانی کی زندگی کو ٹھوکیں گے بھی، بجائیں گے بھی اور دیکھیں گے بھی کہ وہ اندر سے تھا کیا؟ ربوہ کے اندر جو وارداتیں ہوئیں۔ تمہاری جماعت کے ایک آدمی نے لکھا تمہارا عقیدہ ہے کہ یہ جو سالانہ حج ہے۔ آپ کے والد گرامی مرزا بشیرالدین محمود نے اپنی کتاب حقیقت الرؤیا کے اندر لکھا ہے کہ مکے اور مدینے کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہوگیا ہے۔ اب وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ جواب ربوہ کا سالانہ جلسہ ہے، یہ جو قادیان کا جلسہ ہے۔ اس جلسے کی حیثیت ظلی حج کی ہے۔ آپ کے اس حج کے موقع پر، ناراض نہ ہونا پرنٹڈ میٹر ہے کہ ایک رات میں سترہ زنا کی وارداتیں نہیں ہوئیں؟۔ سوچئے! ٹھنڈے دل کے ساتھ سوچئے کہ کب تک آپ قتل کراتے رہیں گے؟ آپ نے وہاں ایک سبزی فروش محمد علی کو ربوہ کے اندر قتل نہیں کیا؟ ایک کشمیری کی لڑکی کو آپ کے صاحبزادے اغواء کر کے نہیں لے گئے تھے؟ بعد میں جس کے ساتھ نکاح کیا۔ آپ کے بیٹے فرید احمد نے ربوہ کے لوگوں سے ویزوں کے نام پر لاکھوں روپے لے کر فراڈ نہیں کیا؟ سوچئے! ان باتوں کو ٹھنڈے دل کے ساتھ سوچئے اور آج میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ آج کی ہماری اس گفتگو کو ٹھنڈے دل کے ساتھ سوچو! میں قدرت کی طرف سے تمہیں وارننگ دینے کے لئے آیا ہوں۔ میں عرش الٰہی پر لکھا ہوا دیکھ رہا ہوں کہ رب کعبہ کی قسم! اب تمہاری موت کے دن قریب آ چکے ہیں۔‘‘

یکم جون ۱۹۸۲ء کی رات یہ الہامی خطاب ہوا۔ مرزا ناصر احمد کی موت آٹھویں دن ۹؍جون ۱۹۸۲ء کو ہوئی اِس دوران کیا ہوا؟ آیئے جانتے ہیں۔ ڈاکٹر طاہرہ کے قلم سے:

’’علالت کی دوسری رات ربوہ سے ڈاکٹر مبشر بھی آ گئے تھے۔ اسی شام جنرل شوکت کراچی سے تشریف لائے اور اگلے روز واپس چلے گئے۔ پھر ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ربوہ سے، ڈاکٹر جیکنز انگلستان سے اور ڈاکٹر شاہد امریکہ سے تشریف لائے۔ ڈاکٹروں کی اس ٹیم نے حضور کی اس علالت میں ان کی تیمارداری

اور علاج کیا۔ڈاکٹر جیکنز کا قیام غالباً تین روز تک رہا اور پھر وہ واپس چلے گئے۔ باقی تمام ڈاکٹرز آخر وقت تک وہیں رہے۔ڈاکٹر جیکنز نے حضور سے ان کی بیماری کے متعلق تفصیل سے گفتگو کی اور انہیں بتایا کہ آپ کو بڑا سخت ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ابھی تک مجھ میں یہ حوصلہ نہ تھا کہ میں حضور کو صاف بتا دیتی اور نہ ہی کسی اور ڈاکٹر نے حضور کو بتایا تھا۔'' (ایضاً ص۱۵۰)

حضرت مولانا اللہ وسایا نے اُس دن اور اِس واقعہ سے متعلق راقم کے استفسار پر ایک مرتبہ بتایا تھا کہ''ابھی ہمارا جلسہ جاری تھا کہ باہر سے ایمبولینس کے سائرن بجنے کی آوازیں آنا شروع ہوگئی تھیں۔'' مرزا ناصر احمد ۲۳مئی کو ربوہ سے اپنی نئی نویلی دلہن کے ساتھ ہنی مون منانے اسلام آباد آئے تھے آگے یورپ کا سفر طے تھا کہ ۱۰جون کی صبح اسلام آباد سے واپس ربوے پیک ہو کر گئے۔ یہی مرزا ناصر احمد پاکستان قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ کے دفاع کے لئے پیش ہوئے تھے۔وہاں سے کفر کا ٹھپہ لگوا کر نکلے تھے۔آج موت کا پروانہ لئے اِس جہاں سے رخصت ہوئے۔

آج ۴۲ سال گزرنے کے بعد بھی قادیانیت اُسی نہج پر کھڑی ہے۔ ندا النصر خاتون جو قادیانی خلفاء کی اولاد ہیں۔مرزائیوں کے تیسرے خلیفہ مرزا ناصر احمد کی پوتی اور چوتھے خلیفہ مرزا طاہر احمد کی نواسی ہیں۔ واضح ہو کہ ندا النصر''مخلص احمدی'' اور موجودہ خلیفہ سے عقیدت رکھنے والی خاتون ہیں۔ندا النصر کی ایک آڈیو کال جس میں وہ قادیانیوں کے موجودہ خلیفہ مرزا مسرور احمد سے ہم کلام ہوئیں، دسمبر۲۰۲۲ء میں سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی۔

اِس فون کال میں ندا النصر مرزا مسرور احمد سے اپنے اوپر ہونے والے مسلسل جنسی بلاتکار سے متعلق بحیثیت خلیفہ انصاف کرنے کا مطالبہ کرتی ہیں۔اس جنسی بلاتکار میں ناظر اصلاح وارشاد ربوہ محمود شاہ کا نام وہ تسلسل کے ساتھ لیتی ہیں۔اس کے علاوہ (ڈاکٹر) چچا مرزا مبشر احمد، اپنے والد مرزا لقمان اور'عامر بھائی' کا نام بھی خصوصیت سے لیتی ہیں۔مرزا مسرور احمد بجائے تسلی دینے اور اس کے سر پر دست شفقت رکھنے کے انصاف کے قادیانی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔''میری نصیحت یہ ہے کہ چھوڑو ان باتوں کو۔'' ندا دوٹوک کہتی ہیں:''آپ کی نصیحت غلط ہے۔اسلام کے خلاف جاتی ہے۔'' مرزا مسرور بتکرار کہتے ہیں:''تمہاری عزت اسی میں ہے کہ تم خاموش رہو۔'' ندا النصر اپنا مقدمہ تاریخی طور پر پیش کرتے ہوئے مرزا مسرور احمد کو دہائی دیتی ہیں:''آٹھ سال کا بچہ ہفتے میں کئی بار ریپ ہوتا ہے۔آخری بار یکم مارچ کو جب اس نے مجھ سے خوشی چھیننے کی کوشش کی تو میں پھٹی ہوں۔ مجھے الٹی آئی۔ میں نے آپ کو دو تین خطوں میں لکھا ہے۔'' جب قادیانی خلفاء کی اولاد ہی اُس نام نہاد قادیانی قصر خلافت میں بازار کی مٹھائی

کی طرح بانٹی جارہی ہو تو اُس ’’مقدس احاطہ‘‘ کو قادیانی کنجر خانہ کا نام دے دیا جانا یقیناً قرین انصاف ہے۔

وہ عقیدت مند مریدنی جو اِسی آڈیو میں کئی بار کہتی ہیں کہ میں آپ (مرزا مسرور احمد) کے لئے دعائیں کرتی ہوں۔ ’’تنگ آمد بجنگ آمد‘‘ کے مصداق مرزا مسرور احمد سے یوں مخاطب ہوئیں (۱) حضرت یہ باتیں آپ کو زیب نہیں دیتیں۔ (۲) آپ دوغلا پن کررہے ہیں۔ (۳) آپ نے اُس (محمود شاہ) کو اتنی طاقت دی ہے کہ اب آپ ہی اُس کے سامنے کانپ رہے ہیں۔ (۴) آپ کے کندھوں پر چڑھ کر وہ (محمود شاہ) عورتوں کے ریپ کرتا ہے۔ (۵) خدا کا خوف کریں حضرت صاحب۔ (۶) اتنا بڑا جھوٹ بولا ہے۔ (۷) دنیا ہنسے گی آپ پر۔ (۸) آپ میری نظروں سے گرچکے ہیں۔ (۹) بابا (مرزا لقمان) جو بھونکے جارہے ہیں، بھونکے جارہے ہیں ٹیوٹر پر۔ آپ ان کو ڈنڈا کیوں نہیں مارتے۔ (۱۰) یہ جو کنجر خانہ کھلا ہوا ہے اُدھر (احاطہ خاص میں) یہ سب طاقتیں آپ نے دی ہوئی ہیں اُس کو۔ عام احمدی یہ بات کہہ رہا ہے۔

قادیانی تاریخ کا مکروہ کچا چھٹا بزبان حال بطور اعترافِ جرم اس ۴۴ منٹ اور ۲۰ سیکنڈ کی آڈیو کال سے کھلی کتاب کی طرح واضح ہوا چاہتا ہے۔ جی ہاں! یہ وہی گونج ہے جو 42 سال پہلے اسلام آباد کی فضاؤں میں گونجی تھی۔ ’’میرے محمد عربی ﷺ کا ارشاد ہے ’من زنا زنی باھلہ‘‘ غیروں کی عزتوں کو تباہ کرنے والو۔ تمہاری عزتیں نہیں بچیں گی۔ دنیا ہی میں حساب دے کر جاؤ گے۔‘‘

ندا النصر کا بیان کردہ یہ سچ اور اس پر بیتی سنجیدہ قادیانیوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ یہ اندوہناک پکار دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ دنیا کے کونے کونے میں قادیانی ’’**Justice for Nida**‘‘ کا کتبہ اٹھائے قادیانی خلافت کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔

مرزا قادیانی جو فصل بو کر گیا تھا اُس کے اِس شرمناک انجام پر زمانہ گواہ رہے گا۔ مولانا اللہ وسایا نے اپنے اس خطاب کے آخر میں ایک اور پیشگوئی بھی کی تھی، اُس کی تکمیل کا بھی وقت ہوا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا: ’’میری آخری بات یہ کہ حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب قادیانیوں کا فتنہ اٹھا تو میں سوچتا تھا کہ یا اللہ کیا ہوگا؟ تو خواب میں مجھے حضور سرور کائنات ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: انور شاہ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ایک وقت آئے گا کہ پوری کائنات میں تلاش کرنے کے باوجود تمہیں قادیانیوں کا بیج تک نہیں ملے گا۔ وہ وقت آ گیا ہے۔ باہر کی دنیا میں تم ٹھوکریں کھا رہے ہو۔ پاکستان کے اندر تمہارا نام چوڑھوں اور چماروں کے ساتھ آئینی طور پر لکھا گیا ہے۔ تمہیں خوش نہیں ہونا چاہئے۔ وہ وقت قریب ہے جب قادیانیت کا اخیر ہونا ہے اور کل عالم میں جھنڈا حضور محمد عربی ﷺ ہی کا بلند ہونا ہے۔ ’’وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ‘‘

محاسبہ قادیانیت جلد نمبر ۳۰ کا دیباچہ

مولانا اللہ وسایا

اجمالی فہرست رسائل مشمولہ......محاسبہ قادیانیت جلد ۳۰

☆	عرض مرتب	مولانا اللہ وسایا	۵
۱	سعادت علی خان قادیانی بیرم پوری مرید مدعی مہدویت گنا چوری کے قادیانیوں کے خلاف چار مضامین	سعادت علی خان قادیانی	۱۱
	(۱) جدید نبی کے ایک مرید کی طرف سے کھلی چٹھی	// // //	۱۲
	(۲) نئے فیصلہ کی ضروریات	// // //	۱۶
	(۳) ایک کسوٹی اور مرزا قادیانی	عبدالخالق	۱۸
	(۴) جماعت قادیان کے عذرات انکار نبوت پر ایک نظر	سعادت علی خان قادیانی	۲۰
۲	صدائے حقانی فی ردتوحید قادیانی	جناب خدا بخش ثاقب ہناڈی	۲۵
۳	اسلامی مناظر کا اعجاز اور قادیانی جماعت کا عجز	مولانا احمد دین کوٹلی اعوان	۳۵
۴	کیا مسیح موعود امت میں سے پیدا ہوگا	مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ	۵۱
۵	مرزا غلام احمد قادیانی کی الہامی عمر پر محاکمہ	مولانا قاضی فضل احمد لدھیانویؒ	۶۱
۶	الکلام صحیح فی حیات المسیح	// // //	۶۷
۷	فتح اہل اسلام اور شکست قادیانیت (قادیانیوں کی انتیس مناظروں میں شکست کی رپورٹ)	جناب بابو پیر بخش لاہوریؒ/مولانا عبدالحئی فاروقی لکھنوی	۸۱
۸	۲۰ مرزائیوں اور ایک خاندان کے اسلام قبول کرنے کی رپورٹ	جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	۱۶۱
۹	انجمن تائید اسلام اور یورپ میں اشاعت اسلام	// // //	۱۷۷
۱۰	کھلی چٹھی بنام مولوی نظام الدین قادیانی مبلغ کشمیر	// // //	۱۸۹
۱۱	رسول قادیانی	// // //	۱۹۳
۱۲	نبوت قادیانی	// // //	۲۰۱
۱۳	مسئلہ نبوت ودعویٰ مرزا غلام احمد قادیانی	// // //	۲۱۷
۱۴	قادیانی ظلی وبروزی نبوت کی بدعت	// // //	۲۳۵
۱۵	لاہوری مرزائی جماعت سے بحث	// // //	۲۴۷
۱۶	دیوبند کے علمائے اسلام اور قادیانی چالیں	// // //	۲۵۱
۱۷	رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان کارڈ، دربارہ نبوت قادیانی	// // //	۲۵۵
۱۸	فسخ نکاح کے مقدمات کے حکم کی نقل بمع ایک استفتاء	جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	۲۷۱

۱۹	تین اہم مضامین	″ ″ ″	۲۸۳
	(۱)مرزائیوں کی چال بازیاں	″ ″ ″	۲۸۴
	(۲) قادیانی جماعت کی وفاداری کا سراب	″ ″ ″	۲۸۷
	(۳) قابل توجہ برادران اسلام	″ ″ ″	۲۹۰
۲۰	ابطال مسیح قادیانی بجواب خاتمہ مسیح آسمانی	″ ″ ″	۲۹۳
۲۱	تکذیب مدعی امامت کاذبہ قادیانی بجواب تصدیق الامام مصنفہ قاسم علی مرزائی	″ ″ ″	۳۱۳
۲۲	امام کاذب قادیانی کی تکذیب	″ ″ ″	۳۲۹
۲۳	قادیانی جماعت سے بارہ سوال	″ ″ ″	۳۴۷
۲۴	دومضامین	″ ″ ″	۳۵۳
	(۱) فتنہ ارتداد اور قادیانی جماعت کی خودغرضی اور خدمت اسلام کا دھوکہ	″ ″ ″	۳۵۴
	(۲) جدید فتنہ اور جدید نبی	″ ″ ″	۳۵۶
۲۵	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا	″ ″ ″	۳۵۷
۲۶	عقائد باطلہ قادیانی	″ ″ ″	۳۷۹
۲۷	قتل مرتد اور کابل میں قادیانی کی پھانسی پر نو مضامین	″ ″ ″	۳۹۵
	(۱) بھیرہ میں مرزائیوں نے ایک مسلمان قتل کردیا	″ ″ ″	۳۹۶
	(۲) کابل میں قادیانی کی پھانسی اور علماء دیوبند کا برقی تار	مولانا حبیب الرحمٰن دیوبند	۳۹۷
	(۳) جمعیۃ علماء ہند کا برقی تار	ناظم جمعیۃ علماء ہند دہلی	۳۹۸
	(۴) علماء لاہور کا برقی تار	مولانا سید ابومحمد/محمد دیدار علی شاہ	۳۹۹
	(۵) کابل میں مرزائی کا قتل	جناب قاضی فضل احمد لدھیانوی	۴۰۰
	(۶) بمبئی قونصل خانہ افغانستان کی وضاحت	جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	۴۰۰
	(۷) مرتد اور قادیانی	″ ″ ″	۴۰۱
	(۸) قرآن کریم اور قتل مرتد	محمد عبداللہ باڑیوال لدھیانہ	۴۱۱
	(۹) تکفیر اہل قبلہ	جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	۴۱۵
۲۸	تکفیر اہل قبلہ کی نسبت مرزا کی نصیحت اور خود مسلمانوں کی تکفیر	″ ″ ″	۴۱۹
۲۹	جادو وہ جو سر پے چڑھ کے بولے بمع پیغام صلح کا چیلنج منظور ہے	″ ″ ″	۴۲۹
۳۰	تردید بروزی نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام	″ ″ ″	۴۴۳

عرض مرتب

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ سیدالرسل وخاتم الانبیاء. امابعد!

قارئین ذی وقار! لیجئے!! اللہ رب العزت کے فضل وکرم، احسان وعنایت سے محاسبہ قادیانیت کی جلد تیس (۳۰) پیش خدمت ہے:

احتساب قادیانیت اور محاسبہ قادیانیت سمیت ردقادیانیت کے انسائیکلوپیڈیا کی نوّے (۹۰) جلدیں اس جلد پر مکمل ہوگئی ہیں۔ اس پر ہم سب کو رب کریم کے کرم بے پایاں کے سامنے سربسجود ہو جانا چاہئے۔ حق تعالیٰ اس محنت کو اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائیں۔ آمین!

محاسبہ کی جلدتیس (۳۰) میں جو رسائل وکتب شامل ہیں، ان کی تفصیل یہ ہے:

۱۲۴۲/۱...... ’’سعادت علی خان (قادیانی) بیرم پوری مرید مدعی مہدویت گنّا چوری کے قادیانیوں کے خلاف چار مضامین‘‘ از: سعادت علی خان قادیانی

تعارف

قادیانی جماعت کا ایک فرد عبداللطیف گنّا چوری تھا۔ اس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ قادیان کے مبلغ عبدالغنی قادیانی نے گنّا چوری کے قادیانی مرید سعادت علی خان کو خط لکھا کہ تم گنّا چوری کو ماننے کے باعث قادیانیت اور اسلام سے خارج ہو۔ سعادت قادیانی نے لکھا: (الف) تین مہدی ہیں۔ (۱) مرزا قادیانی، (۲) حکیم نورالدین بھیروی، (۳) عبداللطیف گنّا چوری۔ یا تینوں مہدی یا تینوں جھوٹے ہیں۔

(ب) قادیانی مبلغ عبدالغنی نے کہا عبداللطیف گنّا چوری مجنون ہے۔ سعادت علی قادیانی مرید گنّا چوری نے کہا کہ مرزا قادیانی بھی مجنون ہے۔ انگریز پادری جے ڈانیل نے بھی مرزا کو مجنون لکھا ہے۔ یہ خط جناب بابو پیر بخش لاہوری کو بھی ملا۔ انہوں نے تائید اسلام میں شائع کیا جو پیش خدمت ہے۔ اسی طرح کے باقی مضامین لوہا، لوہے کو کاٹتا ہے کا مصداق ہیں۔

۱۲۴۳/۲...... ’’صدائے حقانی فی ردتوحید قادیانی‘‘ از: جناب خدابخش ثاقب ہناڈی بغداد شریف۔

یہ مضمون تائید اسلام میں شائع ہوا۔ اس سے زیادہ معلومات نہ مل سکیں۔

۱۲۴۴/۳...... ’’اسلامی مناظر کا اعجاز اور قادیانی جماعت کا عجز‘‘ از: مولانا احمد دین کوٹلی اعوان شاہ پور صدر۔

’’مولانا مفتی غلام مرتضیٰ کے مناظرہ کے متعلق مضامین کا جواب‘‘ کے عنوان سے آپ کا ایک رسالہ محاسبہ قادیانیت جلد ۲۹ میں شائع کر چکے ہیں۔ آپ کا دوسرا رسالہ محاسبہ قادیانیت کی اس جلد میں شائع کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ الحمدللہ!

۱۲۴۵/۴...... ’’کیا مسیح موعود امت میں سے پیدا ہوگا‘‘ از: مولانا حبیب اللہ امرتسری

مصنف مرحوم کے احتساب قادیانیت جلد ۳ میں ۲۰ رسائل، محاسبہ قادیانیت جلد ۲۵ میں ایک رسالہ اور اب اس جلد میں ایک رسالہ کل بائیس رسائل یہاں تک شائع کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہو چکے ہیں۔

۱۲۴۶/۵...... ’’مرزا غلام احمد قادیانی کی الہامی عمر پر محاکمہ‘‘ از: مولانا قاضی فضل احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ۔

یہ رسالہ۱۹۲۱ء میں مصنف نے مرتب کیا۔ ان کے احتساب قادیانیت جلد۲۰ میں دو رسائل، محاسبہ قادیانیت جلد۲۹ میں ایک رسالہ شائع ہوا۔ یہ چوتھا رسالہ اس جلد میں شائع ہورہا ہے۔

۱۲۴۷/ ۶...... ’’الکلام الصحیح فی حیات المسیح‘‘ از: جناب فضل احمد لدھیانوی۔

قاضی فضل احمد کا یہ پانچواں رسالہ ہے جو شائع کرنے کی ہم نے سعادت حاصل کی۔

۱۲۴۸/ ۷...... ’’فتح اہل اسلام اور شکست قادیانیت‘‘ (قادیانیوں کی انتیس مناظروں میں شکست کی رپورٹ) مرتبہ: جناب بابو پیر بخش لاہوری/ مولانا عبدالحئی فاروقی لکھنوی

ماہنامہ تائید اسلام لاہور کے مختلف شماروں میں اہل اسلام کے قادیانیوں سے مناظروں کی رپورٹیں شائع ہوئیں، جنہیں رفیق محترم مولانا عتیق الرحمٰن سیفی نے یکجاء کردیا تو ان کی تعداد بیس ہوگئی۔ اس دوران میں حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی کی سوانح حیات مرتبہ مولانا عبدالحئی فاروقی لکھنوی کے ص۵۲۹ سے ۵۴۶ تک حضرت لکھنوی کے قادیانیوں کے ساتھ کے نو مناظروں کی رپورٹ مل گئی۔ یہ یوں انتیس (۲۹) مناظروں کی رپورٹ یکجاء ہوگئی۔ تمام مناظرے ایک صدی سے قبل کے ہیں۔ ان کی رپورٹوں کا ایک صدی سے زائد عرصہ بعد ملنا قدرت کا وہ احسان ہے جس کا شکرادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں۔

۱۲۴۹/ ۸...... ’’۲۰ مرزائیوں اور ایک خاندان کے اسلام قبول کرنے کی رپورٹ‘‘ مرتبہ: جناب بابو پیر بخش لاہوری

۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۶ء تک کے مختلف تائید اسلام کے شماروں میں بابو صاحب ’’مرزائیت سے توبہ‘‘ کے عنوان سے خبریں شائع کرتے رہے ہیں۔ ان تمام کو یہاں جمع کردیا گیا ہے۔ جن میں ۲۰؍افراد اور ایک خاندان جن کی تعداد معلوم نہیں ہوسکی شامل اشاعت ہیں۔

۱۲۵۰/ ۹...... ’’انجمن تائید اسلام اور یورپ میں اشاعت اسلام‘‘ مرتبہ: جناب بابو پیر بخش لاہوری

۱۲۵۱/ ۱۰...... ’’کھلی چٹھی بنام مولوی نظام الدین قادیانی مبلغ کشمیر‘‘ از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

۱۲۵۲/ ۱۱...... ’’رسول قادیانی‘‘ از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

۱۲۵۳/ ۱۲...... ’’نبوت قادیانی‘‘ از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

۱۲۵۴/ ۱۳...... ’’مسئلہ نبوت ودعویٰ مرزا غلام احمد قادیانی‘‘ از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

۱۲۵۵/ ۱۴...... ’’قادیانی ظلی وبروزی نبوت کی بدعت‘‘ از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

۱۲۵۶/ ۱۵...... ’’لاہوری مرزائی جماعت سے بحث‘‘ از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

۱۲۵۷/ ۱۶...... ’’دیوبند کے علماء اسلام اور قادیانی چالیں‘‘ از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

۱۲۵۸/ ۱۷...... ’’رسالہ تشہیذ الاذہان قادیان کارد، دربارہ نبوت قادیانی‘‘از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

۱۲۵۹/ ۱۸...... ’’فسخ نکاح کے مقدمات کے حکم کی نقل بمع ایک استفتاء‘‘از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

۱۲۶۰/ ۱۹...... ’’تین اہم مضامین‘‘از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

☆ مرزائیوں کی چال بازیاں

☆ قادیانی جماعت کی وفاداری کا سراب

☆ قابل توجہ برادران اسلام

۱۲۶۱/ ۲۰...... ’’ابطال مسیح قادیانی بجواب خاتمہ مسیح آسمانی‘‘از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

۱۲۶۲/ ۲۱...... ’’تکذیب مدعی امامت کاذبہ قادیانی بجواب تصدیق الامام مصنفہ قاسم علی مرزائی‘‘از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

۱۲۶۳/ ۲۲...... ’’امام کاذب قادیانی کی تکذیب‘‘از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

۱۲۶۴/ ۲۳...... ’’قادیانی جماعت سے بارہ سوال‘‘از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

ان میں دوسوال بابو صاحب کے اپنے ہیں، ایک سوال کسی حنفی المذہب گمنام سائل کا اور نو سوال ابوزیرک حقیقت شاہ پشاوری کے ہیں، جنہیں بابو صاحب نے مرتب کیا ہے۔

۱۲۶۵/ ۲۴...... ’’دومضامین‘‘از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

☆ فتنہ ارتداد اور قادیانی جماعت کی خودغرضی اور خدمت اسلام کا دھوکہ

☆ جدید فتنہ اور جدید نبی

۱۲۶۶/ ۲۵...... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا‘‘از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

اس رسالہ کے آخر میں بابو صاحب کا نیروبی کے ایک خط کا جواب بھی شامل ہے۔

۱۲۶۷/ ۲۶...... ’’عقائد باطلہ قادیانی‘‘از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

۱۲۶۸/ ۲۷...... ’’قتل مرتد اور کابل میں قادیانی کی پھانسی پر نو مضامین‘‘از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

☆ بھیرہ میں مرزائیوں نے ایک مسلمان قتل کردیا

☆ کابل میں قادیانی کی پھانسی اور علماء دیوبند کا برقی تار

☆ جمعیۃ علماء ہند کا برقی تار

☆ علماء لاہور کا برقی تار

☆ کابل میں مرزائی کا قتل (قاضی فضل احمد لدھیانوی)

☆ بمبئی قونصل خانہ افغانستان کی وضاحت

☆ مرتد اور قادیانی

☆ قرآن کریم اور قتل مرتد (محمد عبداللہ باڑیوال لدھیانہ)

☆ تکفیر اہل قبلہ

۱۲۶۹/ ۲۸...... ''تکفیر اہل قبلہ کی نسبت مرزا کی نصیحت اور خود مسلمانوں کی تکفیر'' از: بابو پیر بخش لاہوری۔

۱۲۷۰/ ۲۹...... ''جادو وہ جو سر پے چڑھ کے بولے بمع پیغام صلح کا چیلنج منظور ہے'' از: بابو پیر بخش لاہوری۔

۱۲۷۱/ ۳۰...... ''تردید بروزی نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام'' از: جناب بابو پیر بخش لاہوری۔

یاد رہے کہ جناب بابو پیر بخش لاہوری کے احتساب قادیانیت جلد ۱۱، ۱۲، ۴۵، محاسبہ قادیانیت جلد ۱۴، ۲۸، ۲۹ گویا چھ جلدوں میں ۵۴ رسائل ہم پہلے شائع کر چکے ہیں۔ اس جلد میں ۲۴ مضامین شامل ہیں۔ گویا اس جلد تک بابو صاحب مرحوم کے اٹھتر (۷۸) رسائل و مضامین ہم شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ الحمد للہ اوّلاً و آخراً!

محاسبہ قادیانیت جلد ہذا (تیس) میں چھ حضرات:

۵۶۲/ ۱...... سعادت علی خان قادیانی	کا	۱	مضمون
۵۶۳/ ۲...... جناب خدا بخش ثاقب ہناڈی بغداد شریف	کا	۱	مضمون
۳...... مولانا احمد دین کوٹلی اعوان شاہ پور صدر	کا	۱	مضمون
۴...... مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ	کا	۱	مضمون
۵...... مولانا قاضی فضل احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ	کے	۲	مضامین
۶...... جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	کے	۲۴	مضامین
گویا کل ۶ حضرات	کے	۳۰	مضامین

اس جلد میں جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

نتیجہ: اب تک احتساب قادیانیت ساٹھ جلدیں اور محاسبہ قادیانیت ۳۰ جلدیں کل ۹۰ جلدوں میں پانچ سو تریسٹھ (۵۶۳) مصنّفین کے قدیم و نایاب بارہ سو اکہتر (۱۲۷۱) کتب و رسائل شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ الحمد للہ اوّلاً و آخراً!

قادیانیوں سے چند سوالات

قسط نمبر ۷ مولانا عتیق الرحمٰن

۳۰...... آپ کے گرو مرزا قادیانی نے اپنا ایک الہام بتایا کہ ’’واللہ یعصمک من الناس‘‘ کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ لوگوں سے تیری حفاظت کرے گا۔ (تذکرہ ص۲۳۴ طبع چہارم)

مرزا قادیانی نے ساری عمر فریضہ حج ادا نہیں کیا اس واسطے کہ کہیں مجھے کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔

اب سوال یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام تھا کہ وہ تیری حفاظت کرے گا تو پھر ڈر کہاں کا تھا؟ یا کس چیز کا تھا؟ کیا یہ خدا پر بداعتادی نہیں کہ وہ کہے کہ میں تیری حفاظت کروں گا اور بندہ کہے کہ کوئی مجھے قتل کر دے گا؟ یا کسی بناوٹی خدا نے مرزا قادیانی کو الہام کیا تھا؟ کیونکہ سچا خدا جب اپنے بندے سے وعدہ کرتا ہے تو نبھاتا بھی ہے جیسا کہ خدا نے محمد ﷺ سے وعدہ فرمایا کہ ’’**واللہ یعصمک من الناس**‘‘ تو سچا رسول خدا پر بھروسہ کر کے اعدائے دین کی صفیں چیرتے ہوئے کفار کو تہ تیغ فرماتے ہیں اور جس جگہ دشمنوں کی تیر بارش کی طرح برس رہے ہوں بے خوف قتال کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ حفاظت فرماتے ہیں۔ مگر ایک مرزا قادیانی ہے کہ دعوی ہے نبوت کا اور اس آیت کو اپنے حق میں بھی سمجھتے ہیں لیکن خدا پر بھروسہ نہیں کہ مکہ شریف چلے جائیں۔ کیا سچے نبی اور اور سچے مسیح موعود کو خدا پر بھروسہ نہیں ہوتا؟

۳۱...... حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابن مریم فج روحاء سے حج کا یا عمرہ کا یا دونوں کا احرام باندھے گا۔ (مسلم) دوسری جگہ سچے مسیح کی علامت یہ بیان فرمائی کہ وہ مدینہ منورہ میں مدفون ہوگا۔

اسی بات کو دیکھتے ہوئے مرزا قادیانی نے سچے مسیح ہونے کا ڈھونگ رچایا اور کہا کہ ’’ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں‘‘ (تذکرہ ص۵۰۳ طبع چہارم)

اب سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے فج روحاء دیکھا؟ حج یا عمرہ کا احرام مقام روحاء پر باندھا؟ مرزا قادیانی مدینہ میں مرا؟ مکہ اور مدینہ میں مرنے کی بات سچی ہوئی؟ کیا آپ لاہور شہر جہاں مرزا قادیانی مرا اسے مدینہ یا مکہ سمجھتے ہیں؟ یا ساری عمارت ہی جھوٹ پر کھڑی ہے؟ اگر نہیں تو پھر مرزا قادیانی مسیح کیسے؟

۳۲...... تفسیر ابن کثیر اور علامہ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں ایک روایت کو نقل کیا ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا اور خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور ان کے لئے نمازوں کو جمع کیا جائے گا۔ اس وقت مال اتنا عام ہوگا کہ قبول کرنے والا یا لینے والا کوئی

نہیں ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقام روحاء پر آئیں گے اور حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے۔

مرزا قادیانی نے دو ماہ تک نمازیں نہ پڑھیں تو اس حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے لکھا۔ ’’بوجہ بیماری بہت سے دن تفسیر لکھنے سے سخت معذوری رہی ان نمازوں کو جو جمع ہوسکتی ہیں جمع کرنا پڑا اور اس سے آں حضرت ﷺ کی وہ پیش گوئی پوری ہوئی جو در منثور اور فتح الباری اور تفسیر ابن کثیر وغیرہ کتب میں ہے کہ تجمع لہ الصلوۃ یعنی مسیح موعود کے لئے نماز جمع کی جائے گی۔ اب ہمارے مخالف علماء یہ بھی بتلاویں کہ کیا وہ اس بات کو مانتے ہیں یا نہیں کہ یہ پیش گوئی پوری ہو کر مسیح موعود کی وہ علامت بھی ظہور میں آ گئی...... کوئی نظیر پیش کریں کہ کسی نے مسیح موعود کا دعوی کر کے دو ماہ تک نمازیں جمع کی ہوں۔‘‘

(خدا کے فضل سے بڑا معجزہ ظاہر ہوا، ملحقہ اعجاز المسیح ص ج خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۴)

چوری اور سینہ زوری کی مثال مرزا پر صد فیصد درست آتی ہے۔ حدیث مبارکہ میں یہ بھی ہے کہ مسیح ابن مریم کا دمشق کی جامع مسجد کے مینار پر نزول ہوگا ماں کے پیٹ سے خروج نہیں ہوگا اس کو مرزا نے نہیں ذکر کیا نہ یہ پیش گوئی پوری ہوئی۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ خنزیر کو قتل کریں گے۔ اس کو بھی نہیں لیا۔ اسی طرح حدیث میں کہ مال اتنا عام ہو جائے گا کہ قبول کرنے والا یعنی کوئی حاجت مند نہیں ہوگا۔ اس پیش گوئی کو بھی اپنے اوپر چسپاں نہیں کیا۔ کیونکہ مرزا قادیانی خود بے انتہاء حاجت مند نظر آتا ہے کبھی منارۃ المسیح کی تعمیر کی خاطر مانگتا نظر آتا ہے کبھی کتابوں کی اشاعت کے نام پر چندہ بٹورتے نظر آتا ہے اور پھر کتابیں شائع نہیں ہوتیں۔ اور مال ہڑپ ہو جاتا ہے۔ بہر حال مرزا قادیانی نے جب دہ ماہ مسلسل نمازیں نہ پڑھیں تو لوگوں کے اعتراضات سے بچنے کے لئے اس حدیث سے صرف تجمع لہ الصلوۃ کو اپنے لئے چوری کیا اور دھڑلے سے کہا مسیح موعود کی یہ پیش گوئی مجھ پر پوری ہوئی لہذا میں مسیح موعود ہوں۔ باقی جو اس حدیث میں پیش گوئیاں ہیں ان سے روگردانی کرتے ہوئے ذکر نہیں کیا۔

قادیانیوں سے سوال یہ ہے کہ اگر مسیح موعود ہونے کا معیار یا شرط صرف اتنی ہے کہ اس نے دو ماہ تک نماز نہ پڑھی ہو اور پھر بعد میں کہے کہ میں نے ان کو جمع کر کے پڑھ لیا ہے لہٰذا میں مسیح موعود ہوں۔ تو پھر کیا اہل تشیع کا ہر فرد مسیح موعود نہیں ہوگا؟ کیونکہ وہ روزانہ نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے دو ماہ کی نمازوں کو جمع کیا شیعہ حضرات ساری زندگی کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے ہیں۔ تو بڑا مسیح کون ہوا؟ روزانہ کی نمازوں کو جمع کرنے والا یا دو ماہ کی نمازوں کو؟

۳۳...... مرزا قادیانی نے اپنی ایک کتاب میں لکھا کہ ’’ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔‘‘ (چشمہ معرفت ص ۲۲۲ خزائن ج ۲۳ ص ۲۳۱)

مرزا قادیانی کو الہام ہوا کہ ''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں'' (تذکرہ ص۵۰۳ طبع چہارم) مگر افسوس کہ مرزا قادیانی کو مکہ اور مدینہ میں مرنا کیا نصیب ہوتا دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا۔ ایک دوسری جگہ مرزا لکھتا ہے ''اس نبی آخرالزمان کے ظہور سے (جو محمد مصطفیٰ ﷺ ہے) جب بارہ سو نوے برس گذریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور تیرہ سو پینتیس (۱۳۳۵ھ) تک اپنا کام چلائے گا یعنی چودھویں صدی میں سے پینتیس برس برابر کام کرتا رہے گا۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۱۱۷، خزائن ج۱۷ص۲۹۲)

اس عبارت میں مرزا قادیانی کہنا یہ چاہ رہا ہے کہ میں ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۷ء تک زندہ رہوں گا اور کام کروں گا۔ مگر افسوس کہ مرزا، ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ۹ سال پہلے اس دنیا سے کوچ کر گئے۔

اب سوال یہ ہے کہ قادیانی بتائیں کہ دو حوالے تحریر کئے ہیں ان دونوں میں مرزا قادیانی جھوٹا ہے اور اعتبار کے لائق نہیں، تو کیا چشمہ معرفت کی عبارت کے مطابق مرزائی اس کی دوسری باتوں پر اعتبار کرتے ہیں یا نہیں؟

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا سہ روزہ دورہ تحصیل پروا ڈیرہ اسماعیل خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تحصیل پروا میں تین روزہ دورہ کیا۔

۱۰ ر ستمبر بروز اتوار مدرسہ مدینۃ العلوم والفیوض ملانہ میں ۱۰ بجے طلباء میں، بعد نماز ظہر جامع مسجد تقویٰ میں، بعد نماز عصر مولانا عبدالصمد کی دعوت پر جامعہ محمودیہ رکھ میں اور بعد نماز مغرب جامعہ عثمانیہ رکھ میں خطاب فرمایا۔ بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

۱۱ ر ستمبر ۲۰۲۳ء بروز سوموار صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد عمر میں حافظ اللہ بخش کی نگرانی میں ختم نبوت کے موضوع پر درس قرآن منعقد ہوا۔ جامعہ علوم اسلامیہ ماہڑہ میں ۱۰ سے ۱۱ بجے تک علمائے کرام اور طلباء کو خطاب فرمایا۔ بعد نماز ظہر جامع مسجد مدنی چاہ خان والا میں حافظ اللہ بخش، مولانا زبیر اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد ابراہیم ماہڑہ میں مولانا عبدالغنی اور مولانا مفتی محمد عرفان کی نگرانی میں بیان ہوا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد فاروقیہ پروا میں مولانا نجم الحسن، بھائی محمد عرفان کی دعوت پر مولانا محمد زبیر اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیان فرمایا۔

۱۲ ر ستمبر ۲۰۲۳ء جامع مسجد چوحگہ میں فجر کا درس ہوا۔ صبح دس بجے جامعہ محمدیہ میں مولانا محمد عمر کی نگرانی میں طلباء اور علمائے کرام سے خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد خانہ شریف اور بعد نماز عشاء جامع مسجد قاسم علی خان میں بیان ہوئے۔ تمام پروگرام سالانہ ختم نبوت کانفرنس پروا اور سالانہ آل پاکستان چناب نگر کی تیاری کے سلسلے میں منعقد کئے گئے۔ (رپورٹ: حافظ اللہ بخش ناظم عالمی مجلس تحصیل پروا)

قادیانیوں کی دینی وقانونی حیثیت

قسط نمبر:4 جناب رفیق گوریجہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

تاقیامت نہ نبی کوئی نیا

اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سلسلہ نبوت بند کر دیا تھا اور اب قیامت آنے تک کے جتنے مراحل ہیں، جو کہ بیان کئے جاتے رہے ہیں، اور اب بھی ان کا ذکر ہوتا ہے۔ ان سے واضح ہے کہ اس عرصہ میں قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا نہ ہی اس کی چنداں ضرورت پائی جاتی رہی ہے آج تک، نہ آئندہ ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس نظام کو سمیٹنا ہے، تاکہ قیامت برپا ہو سکے۔ قیامت برپا ہونے سے پہلے جو جو واقعات ظہور پذیر ہوں گے، ان میں کسی نئے نبی یا نبیوں کی بعثت کا ذکر نہیں آتا۔ البتہ ایک سابق نبی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا ذکر آتا ہے، جو کہ نئے نبی کی صورت میں نہیں بلکہ وہ سابق نبی کی حیثیت سے، بطور امتی خاتم النّبیین حضرت محمد ﷺ کے آئیں گے۔ اور انہی کی شریعت اور قرآنی احکامات کو نافذ کریں گے۔ ان کی آمد ان کے اپنے وجود مبارکہ کے ساتھ ہوگی۔ نہ کہ نئی پیدائش کی صورت میں، جو ممکنہ صورت نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش تو ایک معجزہ کی صورت میں ہوئی، اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ حالت میں اٹھالیا اور وہی اپنے جسم و جان کے ساتھ، قرب قیامت کے زمانہ میں، دوبارہ آئیں گے۔ ان کے بارہ میں یہ کہیں بیان نہیں کیا گیا کہ ان کی واپسی دوبارہ جنم کی صورت میں ہوگی یا کسی دوسرے جسم میں حلول کر کے یا منعکس ہو کر ہوگی۔ جو حکمتِ الٰہی ان کی اپنے وجود کے ساتھ واپسی میں ہے۔ وہ دوبارہ جنم اور منعکس حلول والی صورت میں نہیں۔ کیونکہ ایسا طریقہ اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی اختیار نہیں کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں جو ہرزہ سرائی کی ہے۔

(''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں توہین آمیز رویہ'' کے عنوان سے اس پر تفصیلات آگے آئیں گی۔)

یوں لگتا ہے کہ وہ اپنے ہی جھوٹے دعویٰ مسیح موعود کے زعم ہی اپنے ہی افعال و اعمال کا ذکر کر گئے، وگرنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، جو پیدائشی نبی تھے اور اللہ تعالیٰ کے اولالعزم پیغمبروں میں سے ایک تھے، ان کے بارے میں جو کچھ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا وہ سراسر کفر اور قطعی غلط اور بے بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سبھی نبی (علیہم السلام) اپنے وقت کے لحاظ سے اس دور کے سب سے بہترین انسان ہوتے تھے اور اپنے معاملات میں صادق اور امین، اعلیٰ اخلاق کے مالک اور بہترین معاشرتی اقدار کے حامل ہوتے تھے۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضور ﷺ تک جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام آئے، وہ اپنی انفرادی حیثیت میں مبعوث ہوئے۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ پہلے انبیاء علیہم السلام کا اوتار ہے یا ان کے کمالات اس میں منعکس ہے یا کسی اور نبی کو اس کی صورت میں نیا (یعنی دوسرا) جنم دیا گیا ہے۔ ایسے تمام تر عقائد جاہلانہ، کافرانہ اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت ہیں۔ قرآن اور حدیث میں اس کا ذکر نہیں کہ (نعوذ باللہ) حضرت محمد ﷺ کی قادیانی بعثت مرزا قادیانی کی بروزی شکل میں ہوگی۔ ایسے تمام تر دعاوی، مرزا غلام احمد قادیانی کے خودساختہ، دیگر غیر مسلم مذاہب سے چُرائے ہوئے ہیں۔ جن کا اسلام سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔

خلاصہ اس بات کا یہ ہے کہ نبوت و رسالت میں اوہام اور تخمین کو دخل نہیں ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نبی کریم (ﷺ) میں جنہیں تفصیلاً نبی بتایا ہم پر لازم ہے کہ ہم ان پر واضح اور شفاف انداز میں ایمان لائیں اور باقی تمام انبیاء اللہ پر اجمالاً۔ جس کے لئے اتنا اقرار کافی ہے کہ جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام آنحضور ﷺ سے پہلے مبعوث ہوئے ان سب پر بھی ایمان ہے، ان کے ناموں کی کرید، اور انہیں تلاش کرنا ضروری نہیں ہے۔

اس مختصر سی بحث سے یہ بات عیاں اور روشن دلیل کی مانند ہے کہ قادیانیوں سے مسلمانوں کا اختلاف محض فروعی اُمور پر ہی نہیں بلکہ اِیمان کی بنیادی جزئیات پر ہے۔ قادیانی ہر اُس شخص کو (بشمول مسلمانوں کے) کافر کہتے اور سمجھتے ہیں جو (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں سمجھتا۔ اور باور کراتے ہیں کہ قادیانی جب کلمہ شریف پڑھتا ہے تو (نقل کفر، کفر نباشد) وہ لفظ محمد ﷺ کو احمد یعنی مرزا غلام احمد قادیانی سمجھ کر پڑھتا ہے۔

قادیانی خود سمجھتے اور کہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں سے مذہباً الگ ہیں، اور ان کی تعلیمات یہ ہیں کہ جو شخص بشمول مسلمانوں کے (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ قادیانیوں کو جب بھی موقع ملا انہوں نے اس بارہ میں اپنے خبث باطن کا اظہار ایسے ہی الفاظ میں کیا۔ اسی طرح قیام پاکستان کے وقت، پہلے اور بعد میں یہ کشمکش جاری رہی، اور اب بھی ہے۔

قادیانی اور دیگر اقلیتیں

پاکستان میں واضح اکثریت مسلمانوں کی ہے، اور کچھ مذہبی گروپ جو مسلمان نہیں کہلواتے اور نہ ہی ان کا ایسا کوئی مطالبہ ہے، بلکہ وہ اپنے اپنے مذہبی تشخص سے مطمئن ہیں، ایسے اقلیتی گروپوں میں سکھ،

ہندو، عیسائی، پارسی، بدھ وغیرہ شامل ہیں۔ان تمام اقوام کے افراد اپنے ہم وطن مسلمان پاکستانیوں کے ساتھ، اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق، اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے زندگی گزار رہے ہیں اور انہیں کوئی معاشرتی، معاشی، اقتصادی، مذہبی، سیاسی اور تعلیمی مسئلہ درپیش نہیں ہے۔

البتہ قادیانیوں کا مسئلہ الگ ہے، وہ آئین کی اہم ترین شقوں کو نہیں مانتے اور ان کا تقاضہ ہے کہ انہیں مسلمان سمجھا جائے، یعنی بالالفاظ دیگر مسلمان اپنے آپ کو کافر سمجھیں۔قادیانی اور مسلمان ایک ہی جماعت کے رُکن کے طور پر اکٹھے نہیں ہوسکتے اور ایسا کرنے کی خاطر ان میں سے کسی ایک کو اپنے عقیدے سمیت پیچھے ہٹنا ہوگا۔پاکستان اور عالمی سطح پر اربوں کی تعداد میں مسلم اُمہ ایک انتہائی معمولی تعداد کے حامل قادیانیوں کے لئے کیونکر اپنے مضبوط مؤقف سے پیچھے ہٹیں جس کے لئے قادیانیوں کے پاس کوئی جواز بھی نہیں۔

موجودہ صورت حال میں عوامی، قانونی اور آئینی طور پر جو طے شدہ پوزیشن ہے وہ ایک ہی ہے، اس کے مطابق قادیانی غیر مسلم ہیں۔ان کے نظریات مسلمانوں کے عقائد اور قوانین کے قطعی برعکس اور متصادم ہیں۔ایسے میں کئی ایک سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

۱...... کیا قادیانی اپنے عقائد کا پرچار کرسکتے ہیں؟

۲...... کیا آنحضرت ﷺ اور ان کے خلفاء کے القابات اور دعائیہ جملے علیہ السلام، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تابعین۔ائمہ اہلسنّت، شیعہ اور اہل حدیث کے نام ومقام وان کے ہاں مروجہ کلمات، رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا استعمال کرسکتے ہیں؟

ہرگز نہیں/ بالکل نہیں، کیونکہ ان کے لئے ایسا کرنا صریحاً مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا موجب اور فریب کاری کے ذریعے انہیں دھوکا دینے کا عمل ہوگا۔

۳...... اسی طرح شادی بیاہ اور دیگر رسومات میں اسلامی شعائر کا استعمال، روزِمرہ زندگی میں السلام علیکم، ماشاء اللہ، سبحان اللہ جیسی اصطلاحات کا قادیانیوں کے استعمال میں لانا مسلمانوں کے لئے ناقابل قبول ہے۔کیونکہ ایسے قول وفعل سے ان کے بارے میں غلط تصور اُبھرتا ہے اور اگر ایسا قادیانی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے تو عام مسلمان جو بالعموم سادہ لوگ ہوتے ہیں کے ان کے مکروفریب میں آجانے کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔اور نکاح کے معاملات میں اگر نکاح خواں قادیانی ہو یا فریقین میں سے کوئی ایک فریق قادیانی ہو تو ایسی جملہ کارروائی ناقص، غیر قانونی اور کالعدم ہوگی۔اسی طرح وراثت کی تقسیم کے وقت یہ دیکھنا ہوگا کہ مورث اور وارثان میں کوئی قادیانی غیر مسلم تو نہیں۔

حال ہی میں لاہور عدالت عالیہ میں ایک مقدمہ جس کے فریقین قادیانی تھے اور جس میں وراثت کا معاملہ درپیش تھا زیر سماعت آیا، اس میں ایک بہت ہی اہم قانونی نکتہ زیر بحث آیا کہ قادیانیوں کے اپنے اُصول وضوابط دربارہ وراثت نہ ہونے کی بناء پر کیا وراثت کا معاملہ فقہ حنفی کے مطابق طے کیا جاسکتا ہے؟ عدالت کا فیصلہ اس بارے میں تھا کہ ایسا نہیں کیا جاسکتا، انہیں اپنے اُصول وضوابط خود بنانے چاہئیں۔ میری دانست میں یہ قرارداد صحیح ہے کیونکہ فقہ حنفی کے حوالہ سے فیصلہ مناسب نہ تھا کیونکہ اس سے عام مسلمانوں میں اس کا گمراہ کن پیغام پہنچتا اور قادیانیوں کو مختلف تاویلات کے ذریعے عام سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور غلط طور پر یہ تاثر دینے اور کہنے کا موقع ملتا کہ وہ اسلامی قانون کی پیروی کرتے ہیں۔

مسلمانوں کی تنظیمیں اور قادیانیت

اپریل ۱۹۷۴ء میں رابطہ عالم اسلامی کا اجلاس مکہ مکرمہ میں منعقد ہوا جس میں مختلف ممالک سے ایک سو سے زائد مسلمانوں کی تنظیموں نے اس میں شرکت فرمائی۔ جن کے نمائندگان اور وفود میں جید اور صاحبِ علم مسلماں دینی، سیاسی راہنماؤں، علماء مشائخ اور مختلف معاملات پر اپنی رائے کا اظہار کیا اور انہیں متفقہ مطالبات کی شکل دی، اور شامل تھے۔ جنہوں نے زیر بحث مسئلہ کے بارہ جو اہم بات وقوع پذیر ہوئی وہ یہ کہ ان تنظیموں کے شرکاء اور نمائندگان نے متفقہ طور پر قرار دیا کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔

آئینی ترمیم اور اس کے اثرات

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے ریاست کا مذہب اسلام ہے اس لئے پارلیمنٹ کی آئینی ذمہ داری ہے کہ وہ یہ طے کرے کہ متنازعہ گروہ اسلام کا حصہ ہے یا نہیں؟ سال ۱۹۷۴ء میں یہی مسئلہ پاکستان کی پارلیمنٹ میں زیر بحث آیا۔ پارلیمنٹ نے انتہائی شفاف انداز میں اپنے فرائض سرانجام دیئے اور آئینی ترمیم کے ذریعے ان تمام افراد اور گروہوں کو جن کا اس میں بالصراحت ذکر کیا گیا ہے (بشمول ہر قسم کے قادیانیوں کے) غیر مسلم قرار دیدیا۔

عوامی سطح پر ہمیشہ ہی اس گروہ کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھا گیا۔ اس آئینی ترمیم کے بعد کون سا ابہام ہے جو ان کی مذہبی اور قانونی حیثیت کے بارے میں باقی رہ جاتا ہے۔ پاکستان کو اسلام کی بنیاد پر مسلمانوں کے لئے حاصل کیا گیا۔ آئین پاکستان انتہائی واضح طور پر اسلام کو ریاست کا مذہب قرار دیتا ہے قادیانیوں کے اپنے قائدین یہ کہتے ہیں کہ وہ عام مسلمانوں سے الگ ہیں یہ کوئی نئی صورت حال نہیں بلکہ مرزا بشیر احمد کی لکھی ہوئی کتاب ''کلمۃ الفصل'' جو کہ سوال وجواب کی صورت میں ہے، اسی نکتہ نظر کی عکاسی

کرتی ہے اس صورت حال میں کیا دو متضاد اور قطعی مختلف عقائد کے حامل گروہوں کو بیک وقت اسلام میں داخل کیا جاسکتا ہے۔اس کا ایک ہی جواب ہے کہ نہیں۔ ہرگز نہیں، قطعاً نہیں۔

قانون کا ایک عام فہم اُصول ہے کہ ڈگری صادر ہونے کے بعد اس کے اجراء پر توجہ دی جاتی ہے اور اس کی تشفی کے لئے اقدامات اُٹھائے جاتے ہیں۔ ڈگری صادر ہونے سے پہلے کے سوالات اور معاملات دوبارہ زیر بحث نہیں لائے جاتے۔ اسی اُصول کے پیش نظر آئینی ترمیم (پارلیمانی ڈگری کے مترادف) کے بعد اس کے مؤثر نفاذ کے لئے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ اِس بارہ میں کیا اقدامات اُٹھائے گئے ہیں اور کن اقدامات کا اُٹھایا جانا ابھی باقی ہے؟

آئین پاکستان میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ پاکستان میں قرآن وسنت کے منافی کوئی قانون سازی نہیں کی جاسکتی۔قرآن وسنت کے بعد، آئین بالاتر قانون ہے۔ دفعہ ۳۳۸ ایف تعزیرات پاکستان کے مطابق، کسی قانونی شق کی تشریح۔تفسیر۔تعبیر کرتے ہوئے اسلامی قوانین کو پیشِ نظر رکھنا ہوگا۔

اسی آئینی ترمیم کو نتیجہ خیز بنانے کے لئے وقتاً فوقتاً مختلف اوقات میں جہاں کہیں ضروری اور مناسب سمجھا گیا دیگر قوانین میں اہم ترامیم کی گئی ہیں۔اور کئی ایک نئے قوانین بھی وضع کر کے نافذ کئے گئے ہیں۔جن میں سے ایک اہم قانون (Punjab Holy Recording and Printing Act 2011) ہے جس کا بنیادی مقصد قرآن مجید کو تحریف سے بچانا، اس کی طباعت کو غیر مسلمانوں کی طرف سے روکنا۔اور اس کی صحت کو برقرار رکھنا ہے۔

ہائی کورٹ نے اپنے ایک فیصلہ میں قوانین کے مؤثر نفاذ نہ ہونے پر شدید دُکھ کا اظہار کرتے ہوئے مختلف اداروں کی بے حسی کا ذکر کیا ہے اسی ضمن میں دفعہ (۲۹۸ بی اور سی) تعزیرات پاکستان کا حوالہ دیا گیا ہے۔جس کے ذریعے کسی بھی غیر مسلم شخص، بالخصوص قادیانی، لاہوری، احمدی کے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنا ایک ایسا جرم ہے جو کہ قابل دست اندازی پولیس ہے۔

اسی فیصلہ میں آئین کے آرٹیکلز ۲۰ اور ۳۶ کو پیش نظر رکھ کر یہ قرار دیا گیا کہ غیر مسلم اپنے مذہب کی پیروی کر سکتے ہیں لیکن ایسا کرتے ہوئے نہ تو ایسے غیر مسلم (قادیانی، لاہوری، احمدی) خود کو مسلمان ظاہر کریں گے اور نہ ہی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے مسلمانوں سے منسوب مخصوص شعائر استعمال کریں گے بصورت دیگر وہ جرم قابل دست اندازی پولیس کے مرتکب ہوں گے۔

فریقین کے حقوق وفرائض کو پیش نظر رکھ کر اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ یہ قوانین بنیادی حقوق کے منافی نہیں ہیں اور نہ ہی قادیانیوں کے خلاف متعصّبانہ رویہ کا نتیجہ/مظہر ہیں۔

ستمبر۲۰۲۳ءمیں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا موسم بہار

مولانا عتیق الرحمٰن

گزشتہ ماہ کے اداریہ میں ۱۰ستمبر تک ختم نبوت کانفرنسوں کی رپورٹ آچکی ہے، مزید ملاحظہ فرمائیں:

۱۱رستمبر ختم نبوت کانفرنس لکی مروت

لکی مروت میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مبلغ مولانا محمد عابد کمال، مرکزی راہنما مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور مولانا قاضی احسان احمد نے بیانات فرمائے۔

۱۲رستمبر ختم نبوت کانفرنس تاندلیانوالہ

فیصل آباد کی تحصیل تاندلیانوالہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۱۲رستمبر ۲۰۲۳ءکو تاج میرج ہال میں منعقد ہوئی۔ جس میں تمام مسالک کے علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ رات گئے تک کانفرنس جاری رہی۔ جڑانوالہ وگردونواح سے عوام الناس نے گاڑیوں پر قافلوں کی شکل میں شرکت کی۔

۱۴رستمبر ختم نبوت کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی

لیاقت باغ راولپنڈی میں تیسری عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ملک بھر کے سیاسی ودینی جماعتوں کے قائدین عظام وعلماء کرام وتاجران کے بیانات ہوئے۔ جن میں سے چند مقررین کے نام درج ذیل ہیں: قاضی عبدالرشید، مولانا ظہور علوی، خواجہ مدثر تونسوی، مولانا ابوبکر جہلم، مولانا قاضی ابراہیم اٹک، قاری اسلم نوشہرہ، مولانا ساجد مبلغ میانوالی، مولانا نعیم مبلغ بھکر، مولانا طارق مبلغ راولپنڈی، مولانا قاضی ہارون الرشید، ملک شاہد غفور پراچہ، ملک ارشد اعوان، شرجیل میر، مولانا اللہ وسایا، قاضی مشتاق احمد، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن، لیاقت بلوچ رہنما جماعت اسلامی۔

۱۵رستمبر ختم نبوت کانفرنس کوٹ قیصرانی

کوٹ قیصرانی کبھی قادیانیوں کا گڑھ ہوا کرتا تھا۔ اب الحمدللہ وہاں مسلمانوں کی آبادیاں ہیں۔ وہاں ہرسال مولانا امان اللہ صاحب بڑی محنت سے کانفرنس منعقد کرتے ہیں۔ پہلے مسجد میں ہوا کرتی تھی۔ اب باہر کھلے میدان میں دوسرے سال سے ہورہی ہے۔ اس کانفرنس میں مقامی علمائے کرام کے علاوہ مولانا عتیق الرحمٰن ملتان، خواجہ مدثر تونسوی، مولانا اللہ وسایا، مفتی عبدالواحد قریشی کے بیانات ہوئے۔

۱۷؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس اوچ شریف

اوچ شریف میں کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالقدوس، مولانا سید ابوبکر شاہ، جناب عرفان محمود برق، کے بیانات ہوئے۔

۱۸؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس حاصل پور

حاصل پور میں گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں مولانا محمد اسحاق ساقی، حضرت مولانا اللہ وسایا و دیگر خطباء کے بیانات ہوئے۔

۱۸؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس پنج گرائیں بھکر

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی وہاں کانفرنس منعقد ہوئی جس میں چکوال سے مولانا پیر حبیب اللہ نقشبندی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا ابوبکر شاہ کے بیانات ہوئے۔

اب طوالت کے خوف سے مختصر کیا جاتا ہے تفصیل کے لئے جماعتی سرگرمیاں ملاحظہ فرمائیں:

۱۸؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس کروڑ لعل عیسن
۱۹؍ستمبر علماء کنونشن چوک اعظم لیہ
۱۹؍ستمبر ختم نبوت اساتذہ کنونشن رحیم یار خان
۱۹؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس چوک شہباز پور صادق آباد
۲۰؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس تحصیل خان پور
۲۰؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس شورکوٹ
۲۰؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس سنانواں
۲۰؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس ہری پور
۲۱؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد
۲۱؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس جھنگ
۲۲؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس محمدیہ مسجد چناب نگر
۲۳؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس ساہیوال چک ٦٦
۲۴؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس سانکھی سکھر
۲۵؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس بہاول نگر، فورٹ عباس
۲۶؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس چوک اعظم لیہ
۲۶؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس ہارون آباد
۲۷؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس چشتیاں
۲۹؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس پنوں عاقل
۳۰؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس مانگا منڈی لاہور

اس طرح امسال ماہ ستمبر میں ملک بھر کے صوبائی وضلعی وتحصیلوں کی سطح پر خوب شاندار کانفرنسیں ہوئیں اور عقیدہ ختم نبوت کا پیغام ملک کے کونے کونے تک پہنچانے کی سعی عظیم کی گئی۔ جس کے نتائج آنے والے وقت میں اللہ تعالیٰ دکھائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

عظیم الشان تحفظ ختم نبوت ریلی کا آنکھوں دیکھا حال

مولانا محمد جنید ملتان

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا عظیم الشان دن ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے عشق و وفا کی یاد دلاتا ہے، اس دن مسلمانوں کی ۹۰ سالہ محنت رنگ لائی، گلشن محمدی میں بہار آئی۔ قادیانیت کے ظلمت کدہ پر مزید خزاں چھائی۔ اسی دن کی یاد میں ملتان میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت ریلی کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ریلی میں شرکت کے لئے رشید آباد سے مجاہدین ختم نبوت کا قافلہ مولانا عطاء الرحمٰن مدظلہ کی دعا کے ساتھ ۱۰۰ موٹر سائیکلوں پر مشتمل ساڑھے نو بجے روانہ ہو کر حضوری باغ روڈ دفتر ختم نبوت پہنچا۔ دفتر کے اندر اور باہر عوام الناس کا جم غفیر دیکھ کر راقم الحروف کا اندازہ غلط ثابت ہوا۔ امید سے بڑھ کر مجاہدین ختم نبوت جوق در جوق شریک ہوئے۔ ہزاروں موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں پر مجاہدین ختم نبوت تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے نعروں کی گونج میں، جوان، بچے، بوڑھے سب شریک رہے۔ گرمی کی شدت کے باوجود بعض بوڑھے جن کے لئے موٹر سائیکل سنبھالنا بھی مشکل تھا، وہ بھی ہمت کئے رہے۔

تحفظ ختم نبوت ریلی کی کامیابی کا سہرا مرکزی دفتر کے نوجوان مبلغین مولانا حافظ محمد انس، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد بلال، مولانا محمد امین، مولانا عتیق الرحمٰن، جناب عزیز الرحمٰن رحمانی، حافظ طالب حسین سمیت ملتان سٹی کے تمام نگران حضرات کے سر ہے جنہوں نے رات دن خوب محنت کر کے کامیاب ریلی کو چار چاند لگائے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو عافیت کے ساتھ رکھے۔ آمین!

رشید آباد ریواڑی برادری کی طرف سے ہاف لیٹر ٹھنڈے پانی کی ہزاروں بوتلوں کا انتظام تھا بوتلوں کا ڈالہ ریلی کے درمیان میں چلتا رہا اور شرکاء ریلی ٹھنڈے پانی سے اپنی پیاس بجھاتے رہے۔ ڈیرہ اڈہ چوک پر مولانا محمد سعید اور مولانا قاری محمد حارث اور مولانا محمد بلال کی طرف سے شرکاء ریلی کے لئے شربت کا انتظام تھا اور عید گاہ چوک پر مولانا زبیر احمد، مولانا مفتی اسد محمود، مولانا عبدالحمید، مولانا محمد معین، قاری عزیز الرحمٰن کی طرف سے جوس اور ٹھنڈے پانی کا انتظام تھا۔ عید گاہ چوک پر مولانا محمد وقاص کریم کی دعا سے ریلی کا اختتام ہوا۔ مولانا لال حسین اخترؒ حضرت لاہوریؒ سے ملاقات کے لئے گئے تو حضرت لاہوری نے فرمایا میں ختم نبوت والوں سے محبت کرتا ہوں، پھر فرمایا میں کیا آپ ﷺ بھی ختم نبوت والوں سے محبت کرتے ہیں۔ ہم بھی برملا اظہار کرتے ہیں کہ ہم ختم نبوت والے ہیں۔

تحفظ ختم نبوت ودفاع پاکستان کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی

مولانا محمد طارق

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ امسال ۱۴ر ستمبر ۲۰۲۳ء کو لیاقت باغ راولپنڈی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ چنانچہ عید الاضحیٰ کے بعد راولپنڈی، اسلام آباد کے احباب نے مستقل کانفرنس کی تیاری شروع کردی۔ کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں راولپنڈی، اسلام آباد، چکوال، اٹک، ہری پور، آزاد کشمیر میں پروگرام اور اجلاسات ہوئے۔ ضلعی امیر قاضی مشتاق احمد کی قیادت میں وفد حضرات سے ملاقاتیں کرتا، کانفرنس کی دعوت دیتا۔ اسی طرح پنڈی کی تاجر برادی خصوصاً مرکزی قیادت نے ہر سال کی طرح اس سال بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بلکہ وہ میزبان کے طور پر کانفرنس کی بازاروں میں دعوتی مہم میں شریک رہے۔ ۷ر ستمبر کے دن بھی کانفرنس کی تیاری کے لئے اسلام آباد اور اٹک میں ریلی نکالی گئی، جس میں لیاقت باغ کانفرنس کی بھرپور آواز لگی۔ اسی طرح حسن ابدال میں کانفرنس ہوئی۔ مرکزی مبلغ قاضی احسان احمد کراچی اور بندہ نے شرکت کی۔ راولپنڈی، اسلام آباد، ترنول، بارہ کہو، گوجر خان غرض کوئی جگہ ایسی نہیں تھی جہاں پروگرام نہ منعقد ہوا ہو۔ رفقاء مجلس شیخ الحدیث مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا آدم خان، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا محمد طیب اسلام آباد، مفتی عبدالرشید، قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا خلیق الرحمٰن چشتی، قاری اسماعیل، مفتی خالد میر، بھائی ناصر، خالد مبین اور پنڈی کے حلقے کے تمام ذمہ داروں نے دن رات محنت کی۔ نوجوان دوست رات کو اشتہارات لگاتے اور دن کو تیاری کرتے۔

۱۴ر ستمبر ۲۰۲۳ء کو لیاقت باغ پنڈال سج گیا، قافلے آنے شروع ہوئے۔ بعد نماز عصر کانفرنس کا باقاعدہ آغاز قاری آصف محمود کی تلاوت سے ہوا۔ جناب خورشید احمد نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا محمد نعیم مبلغ بھکر، مولانا ساجد خوشاب، مولانا عادل خورشید، مولانا قاضی ہارون الرشید کے بیانات ہوئے۔ دوسری نشست بعد نماز مغرب منعقد ہوئی جس میں تلاوت قاری اخلاق احمد، قاری محمود شاہ اور ہدیہ نعت اعجاز حسین کاظمی نے پیش کیا۔ مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا ابراہیم الحسینی اٹک، مولانا سیف اللہ، مولانا ابوبکر جہلم، قاری اسلم نوشہرہ، حافظ نصیر احمد احرار، خواجہ مدثر تونسوی، ملک شاہد غفور پراچہ، جناب شرجیل میر، ملک ارشد اعوان، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے بیانات ہوئے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے انجام دیئے۔ اختتامی دعا مولانا قاضی مشتاق احمد نے کرائی۔

رحیم یارخان میں تحفظ ختم نبوت کی بہاریں

مولانا محمد سلطان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یارخان کے زیراہتمام ماہ ستمبر میں تین بڑے اجتماعات منعقد ہوئے:

۱...... ۱۹؍ستمبر۲۰۲۳ء کو صبح گیارہ بجے پی سی مارکی رحیم یارخان شہر میں ختم نبوت اساتذہ کنونشن منعقد کیا گیا۔ جس میں تمام سکول و کالجز اور یونیورسٹیز کے پروفیسر و اساتذہ نے شرکت کی۔ ای.ڈی.او سے سرکاری سکول کی چھٹی منظور کرائی گئی۔ خواتین کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا۔ حضرت الامیر پیر حافظ محمد ناصرالدین خان خاکوانی، حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، پروفیسر عرفان محمود برق، حافظ واصف رحیمی ودیگر کے بیانات ہوئے۔ جناب محمد ندیم مسعود، بشیر احمد آزاد، خالد مغل، چوہدری ساجد الیاس، اعظم بشیر، محمد یاسین رامے، محمد سرور، جناب مدثر سہیل، قاری ظفر اقبال شریف ودیگر نے کنونشن کی تیاری اور کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔

۲...... ۱۹؍ستمبر۲۰۲۳ء چوک شہباز پور تحصیل صادق آباد میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی کی سرپرستی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں امیر مرکزیہ حضرت پیر حافظ ناصر خاکوانی، حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، عرفان محمود برق، محمد واصف رحیمی، مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی، مولانا خلیل الرحمٰن درخواستی، مولانا میاں سہیل احمد درگاہ عالیہ دین پور شریف، مولانا عامر فاروق عباسی، مفتی محمد ابراہیم، مولانا عبدالغفار، مفتی محمد مصعب، قاری ظفر اقبال شریف، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا عبدالرشید نعمانی، مولانا کلیم اللہ، مولانا عبدالرؤف ربانی، مولانا امیر معاویہ، مولانا شاہد محمود رحیمی، مولانا مشتاق احمد ودیگر حضرات نے شرکت اور خطابات فرمائے۔

۳...... ۲۰؍ستمبر۲۰۲۳ء چک پی ۵۱ ڈیرہ حاجی مشتاق بھلر نزد جیٹھہ شوگر ملز خانپور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت قاری محمد حسین، ہدیہ نعت حافظ محمد واصف رحیمی کوہاٹ نے پیش کیا۔ جب کہ حضرت امیر مرکزیہ مولانا پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی، مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، عرفان محمود برق، مولانا سلمان معاویہ، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، سید اسد اللہ شاہ ودیگر کے خصوصی بیانات ہوئے۔

ان تمام پروگراموں میں مرزا محمد علی انجینئر، جاوید احمد غامدی، گوہر شاہی سمیت گمراہ کن اور کفریہ عقائد سے عوام الناس کو خصوصی آگاہ کیا گیا، قادیانیت سے متعلق آگاہی کے لئے جماعتی لٹریچر بھی تقسیم ہوا۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... مبصر: مولانا عتیق الرحمٰن

نام کتاب: اپنی نیت درست کریں: مرتب: حافظ محمد اسحاق: ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان: صفحات: ۳۵۲: قیمت: درج نہیں: رابطہ نمبر: 0322:6180738

حافظ محمد اسحاق ملتانی نے امام غزالیؒ اور علامہ ابن قیمؒ اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور دیگر اکابرین کے مضامین وملفوظات جو نیت کے متعلق تھے ان کو اس کتاب میں جمع کر دیا ہے۔ ساتھ ساتھ نیت کے فوائد وثمرات، نیت کا صحیح طریقہ، حسن نیت کے تقاضے، قبولیت عمل کے لئے حسن نیت کی ضرورت، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی نیت، نیت سے متعلقہ اعمال کی تفصیل، نیت اور اخلاص کی اہمیت وفضیلت، نیت کے اثرات وبرکات، نیت کے متعلق اسلاف کے واقعات، ریاکاری کی تعریف اور اقسام اور نقصانات جیسے اہم عنوانات کے تحت بہت ساری نایاب چیزوں کو جمع کر دیا ہے۔

یہ کتاب ان علماء کرام کے لئے جو روزانہ کی بنیاد پر درس قرآن کا اہتمام کرتے ہیں، بہت ہی مفید معلوم ہوتی ہے۔ گویا یہ کتاب قرآن وحدیث اور مشائخ کی تعلیمات کی روشنی میں حسن نیت کے موضوع پر ایک جامع کتاب ہے۔ عمدہ کاغذ وطباعت سے آراستہ ہے، اہل علم حضرات کے لئے علمی تحفہ ہے۔

نام کتاب: اللہ تعالیٰ کی محبت میں تڑپا دینے والی باتیں: مواعظ: مولانا حکیم محمد اختر شاہؒ: ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان: صفحات: ۲۷۲: قیمت درج نہیں: رابطہ نمبر: 0322:6180738

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اخترؒ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، حکیم صاحب کے مواعظ، مجالس اور ملفوظات محبت خداوندی پر ہی مشتمل ہوتے تھے۔ آپ نے ہمیشہ کوشش کی کہ خلق خدا ترک معاصی اور اعمال صالحہ کے ذریعہ اپنے مہربان وشفیق رب کا قرب حاصل کرے۔ آپؒ نے ۱۹۹۸ء میں جنوبی افریقہ کا سفر کیا۔ اس سفر میں جو مجالس ہوئیں اور جو ملفوظات آپ نے ارشاد فرمائے۔ ان سے حافظ محمد اسحاق اشرفی نے انتخاب فرما کر اس کتاب کے حصہ اوّل میں جمع کر دیا ہے اور حصہ دوم میں قرآن وحدیث کے علمی لطائف اور مسنون دعاؤں کی عارفانہ تشریح ہے۔ اس کے علاوہ حضرت حکیم صاحب کا سوانحی خاکہ جو حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کے قلم سے ہے اس کو بھی اس کتاب کی زینت بنایا گیا ہے۔ اہل ذوق کے لئے بہت ہی عمدہ کتاب ہے۔

نام کتاب: مستند دلچسپ تاریخی واقعات: مترجم: مولانا زاہد محمود قاسمی استاذ جامعہ قاسم العلوم ملتان: مؤلف: جناب شیخ علی بن مصطفیٰ بن محمد طنطاویؒ: ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان: صفحات: ۳۵۲: قیمت: درج نہیں: رابطہ نمبر: 0322:6180738

مشہور ادیب ومؤرخ شیخ علی بن مصطفیٰ بن محمد طنطاویؒ نے ایک کتاب عربی میں تاریخ پر لکھی جس کا نام ’’قصص من التاریخ‘‘ رکھا۔ اب جامعہ قاسم العلوم ملتان کے استاذ مولانا زاہد محمود قاسمی نے اس کا ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

مؤلف شیخ طنطاویؒ نے تاریخ کے چیدہ چیدہ، اہم اور عبرت ونصیحت آموز واقعات کو اس کتاب میں جمع کر دیا ہے۔ بالخصوص مکہ ومدینہ میں پیش آنے والے اسلامی تاریخ کے کرب ناک واقعات اور ہجرت نبوی کے منفرد وعجیب قصے لائق مطالعہ ہیں۔ اسی طرح سیرت نبویؐ کے چند پہلوؤں کو بھی اس کتاب میں لائے ہیں۔ جن کو منظر ناموں کے عنوانوں سے ذکر کیا ہے اور سیرت کے پندرہ منظر نامے بیان فرما کر اس کتاب کو مزید چار چاند لگا دیئے ہیں۔ کتاب شروع کرنے کے بعد ختم ہونے سے پہلے اس کو رکھنے کا دل بالکل نہیں کرتا ہر واقعہ اپنے اندر عجیب جاذبیت رکھتا ہے۔ اہل علم وخطباء حضرات کے لئے انمول تحفہ ہے۔

نام کتاب: علم اور اہل علم فضائل وذمہ داریاں: مترجم: مولانا محمد شفیق الرحمٰن علوی: صفحات: ۱۷۲: قیمت درج نہیں: رابطہ نمبر: 0335:21021186

زیرنظر کتاب ’’علم اور اہل علم فضائل وذمہ داریاں‘‘ اصل میں حضرت مولانا حافظ محمد طاہر بشیر کی عربی کتاب ’’طلب العلم فریضۃ‘‘ کا اردو ترجمہ ہے۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے استاذ مولانا شفیق الرحمٰن علوی مدظلہم نے کیا ہے۔ مترجم نے عربی کتاب میں اہم اور ضروری مضامین کو اپنی اس قیمتی کتاب کی زینت بنایا ہے۔ اس کتاب کی چودہ فصلیں ہیں۔ ہر فصل میں متعلقہ موضوع پر آیات واحادیث کو جمع کر دیا گیا ہے۔

عربی کتاب ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔ مترجم نے طوالت سے بچتے ہوئے علم وعالم دین کی اہم ذمہ داریاں اور علم کی ناقدری کرنے والوں کے متعلق وعیدات کو اس میں جمع کیا ہے۔ اس لحاظ سے کتاب اہل علم اور اس شعبہ سے وابستہ حضرات کے لئے انمول تحفہ ہے۔ بالخصوص شعبہ حفظ وکتب کے اساتذہ جو طالب علموں کی تربیت کے لئے فکر مند ہیں اور ان پر تربیت کی ذمہ داری بھی ہے، ان کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔ رنگین ٹائٹل، مناسب اور دیدہ زیب کاغذ سے آراستہ ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت ملٹی میڈیا پروجیکٹر کورسز سجاول و بدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پانچ کورسز منعقد ہوئے۔ پہلا کورس ۱۳؍اگست ۲۰۲۳ء کو پیالہ ہوٹل لاڑیوں ضلع سجاول میں مولانا ضیاء الرحمٰن چانڈیو کی سرپرستی اور ڈاکٹر محمد حسن سمیجو کی نگرانی میں۔ دوسرا کورس ۱۴؍اگست بعد عشاء مدرسہ دارالعلوم محمدیہ القاسمیہ چوہڑ جمالی میں مولانا نجیب اللہ کی زیر نگرانی۔ تیسرا اور چوتھا کورس ۱۵؍اگست بعد مغرب آمڑا سٹاپ ضلع سجاول میں زیر پرستی قاری محمد رمضان جبکہ بعد عشا جامع مسجد سجاول سٹی میں سائیں محمد صالح الحداد کی سرپرستی میں اور پانچواں کورس ۱۶؍اگست بعد عشاء مدرسہ تعلیم الاسلام رحمانیہ کڑیو گھنور ضلع بدین میں منعقد ہوا۔ تمام اسباق مبلغ مولانا محمد حنیف سیال نے پڑھائے۔

تحفظ ختم نبوت پروگرامات اوکاڑہ و قصور

ماہ اگست ۲۰۲۳ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام قصور، کنگن پور، پتوکی، الہ آباد، چونیاں، کوٹ رادھا کشن، اوکاڑہ، رینالہ خورد، حجرہ شاہ مقیم، دیپال پور، منڈی احمد آباد، حویلی لکھا و دیگر شہروں میں علماء کنونشنز، واجلاسات، خطبات جمعہ منعقد ہوئے۔ لاہور سے رابطہ کمیٹی کے حضرات مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا خالد محمود، مولانا پیر رضوان نفیس اور مولانا عبدالرزاق مجاہد نے ان علاقوں کا دورہ کیا اور بیانات فرمائے۔ ڈھنگ شاہ، ڈھولن ہٹھار، کھڈیاں، نہری کوٹھی، جاگووالا، بھیڑسوہڈیاں، بھبھہ کلاں میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا حمزہ قصوری، مولانا شاہد عمران عارفی، رانا عثمان قصوری نے ہدیہ نعت بھی پیش کیا۔

نیز ۷؍ستمبر ۲۰۲۳ء کو اوکاڑہ، قصور، پتوکی، کوٹ رادھا کشن، حجرہ شاہ مقیم، دیپال پور، الہ آباد، چونیاں، رینالہ خورد میں مبلغ مولانا عبدالرزاق اور مقامی اکابرین و مدارس کے مہتممین علماء کی سربراہی میں شاندار ریلیاں منعقد ہوئیں۔ عوام الناس نے پھولوں کی پتیوں سے استقبال کیا۔ قصور میں قاری مشتاق احمد اور اوکاڑہ میں مولانا عبدالرزاق مجاہد نے ریلی کی قیادت کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس تاندلیانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تاندلیانوالہ کے زیر اہتمام ۱۲؍ستمبر ۲۰۲۳ء تاج میرج ہال نزد سول ہسپتال

تاندلیانوالہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا شاہد عمران عارفی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ جب کہ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، قاری بنیامین عابد ترجمان مسلک اہل حدیث، مفتی عبدالشکور رضوی، ترجمان مسلک بریلوی، مولانا مامون الرشید، مولانا عبدالرشید سیال کے بیانات ہوئے۔ مفتی عبدالرحمٰن ساجد، مولانا عبدالرؤف حیدری، قاری محمد عثمان، قاری بشیر احمد عزیز، ڈاکٹر محمد اکرم انصاری، جناب سلیم چشتی و دیگر نے کانفرنس کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ختم نبوت کانفرنس اوچ شریف

اوچ شریف میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۷؍ستمبر ۲۰۲۳ء کو ختم نبوت کانفرنس مولانا رشید احمد عباسی کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ نگرانی مولانا جلیل احمد عباسی نے کی۔ تلاوت کلام پاک مولانا قاری ابوبکر قاسمی نے کی۔ کانفرنس سے قاری سیف الرحمٰن راشدی، مولانا محمد ابراہیم، مولانا قاضی محمد عمر فاروق فاروقی، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالقدوس، مولانا سید ابوبکر شاہ، جناب عرفان محمود برق، مولانا سراج احمد سعیدی، مولانا محمد شاکر قاسمی، مولانا محمود الحسن قاسمی، مولانا ابوبکر قاسمی نے خطاب کیا۔

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس حاصل پور

۱۸؍ستمبر ۲۰۲۳ء کو بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد حاصل پور میں پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس زیر نگرانی حاجی منیر احمد اختر منعقد ہوئی۔ جس کا آغاز قاری عبدالماجد کی تلاوت سے ہوا۔ مولانا مفتی محمد منصور، مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ ختم نبوت بہاول پور، مولانا عامر اختر، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد عدیل شاہد نے انجام دیئے۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس پنج گرائیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۸؍ستمبر ۲۰۲۳ء کو دوسری سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس مبلغ ختم نبوت مولانا محمد نعیم کی زیر نگرانی جامع مسجد صدیقیہ پنجگرائیں میں منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا پیر حبیب اللہ نقشبندی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا ابوبکر شاہ، نعت خواں حافظ امین برادران، عکاشہ سبحانی نے شرکت کی۔ نقابت کے امور مفتی محمد عمر جرار امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنجگرائیں نے سرانجام دیئے ہیں۔ آخر میں مفتی محمد عمر جرار امیر عالمی مجلس پنجگرائیں نے تمام ذمہ داران کا اور صحافی برادری کا شکریہ ادا کیا۔ کانفرنس کا اختتام رات کو دو بجے مولانا ابوبکر شاہ کی دعا پر ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس کروڑلعل عیسن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کروڑلعل عیسن کے زیر اہتمام ۱۸ستمبر ۲۰۲۳ء کو عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس مرکزی عیدگاہ قاری عبداللہ والی میں مفتی فاروق جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی زیر نگرانی منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا حبیب الرحمٰن تونسوی، مولانا محمد نعیم مبلغ لیہ، مولانا محمد ساجد مبلغ میانوالی کے خطابات ہوئے۔ مولانا قاسم گجر لاہور نے نعتیہ کلام اور ختم نبوت کے ترانے پیش کئے۔ مقررین نے متفقہ قرار دادیں پیش کیں۔ شرکاء کانفرنس نے ہاتھ لہرا کر تائید کی۔ کانفرنس کے تیاری کے لئے تمام علماء کرام و کارکنان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھرپور محنت کی۔

ختم نبوت علماء کنونشن چوک اعظم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ دارالہدیٰ چوک اعظم میں ۱۹ستمبر ۲۰۲۳ء کو گیارہ بجے تربیتی علماء کنونشن منعقد ہوا، جس سے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور نے خصوصی خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس شورکوٹ سٹی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد خاتم الانبیاء نزد چوکی گراؤنڈ شورکوٹ سٹی میں جامعہ عثمانیہ کے مہتمم مولانا زاہد انور کی نگرانی میں مورخہ ۱۹ستمبر کو بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت حضرت مولانا محمد عابد نے کی۔ ہدیہ نعت عبدالمنان قادری نے پیش کیا۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مفتی محمد طلحہ زبیر، مولانا محمد ساجد، رانا محمد اشفاق اور مولانا پروفیسر محمد فیاض قادری سمیت متعدد علماء کرام نے خطابات کئے۔

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس شورکوٹ کینٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ستمبر ۲۰۲۳ء بروز بدھ بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد مکی افضل روڈ شورکوٹ کینٹ میں عظیم الشان سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس مولانا قاری نوید الرحمٰن خطیب جامع مسجد مکی کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد نے فرمائی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، سید محمد کفیل شاہ بخاری، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا پیر غلام جعفر، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد ارشاد فاروقی ٹوبہ نے بیانات کئے۔ مولانا قاری حماد انور نفیسی نے

تلاوت اور مولانا قاری محمد آصف رشیدی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا محمد عمر فاروق نے نقابت کی۔ کانفرنس میں دار العلوم مکی کے ۱۸ اطلباء کرام کی دستار بندی بھی کی گئی۔

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس سنانواں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سنانواں کے زیر اہتمام ۲۰ ستمبر ۲۰۲۳ بروز بدھ بعد نماز مغرب جامع مسجد المجاھد سنانواں شہر میں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی کانفرنس کا آغاز قاری محمد شعیب کی تلاوت سے ہوا، قاری شہباز رحیمی نے ہدیہ نعت پیش کیا مولانا ارشاد گرمانی اور مولانا محمد نعیم مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر لیہ کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز عشاء قاری محمد یحییٰ کی تلاوت سے دوسری نشست کا آغاز ہوا، جس میں قاری محمد ادریس آصف نے تلاوت کی، مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، مولانا اویس ارشاد، مولانا مفتی حامد حسن کے بیان کے بعد حافظ قاسم گجر نے ختم نبوت کے ترانے پڑھے۔ اس کے بعد مفتی عاطف حنفی، مولانا عبدالکریم ندیم کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں سنانواں شہر و مضافات سے کثیر تعداد میں عوام نے بھرپور شرکت کی۔

سیرت خاتم المعصومین کانفرنس سرائے صالح ہری پور

۲۰ ستمبر ۲۰۲۳ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہری پور کے زیر اہتمام جامع مسجد سیدنا صدیق اکبرؓ میں ۱۲ رویں سالانہ سیرت خاتم المعصومین کانفرنس مولانا فدا محمد امیر عالمی مجلس ہری پور کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ ہدیہ نعت سید اعجاز حسین شاہ کاظمی نے پیش کیا۔ کانفرنس سے مفتی ہارون الرشید شامی، حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی و دیگر حضرات نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد

۱۶ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس زیر انتظام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ۲۱ ستمبر ۲۰۲۳ء کو الفتح گراؤنڈ سلیمی چوک فیصل آباد میں منعقد ہوئی۔ مرکزی امیر حضرت مولانا ناصر الدین خاکوانی مدظلہ، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا سید خبیب احمد شاہ، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرشید غازی، مولانا عبدالشکور رضوی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور دیگر علماء اکرام نے شرکت فرمائی۔ امیر فیصل آباد عالمی مجلس مولانا سید جاوید حسین شاہ مدظلہ اور مولانا مفتی محمد طیب صدر جامعہ امدادیہ فیصل آباد نے اس پروگرام میں خصوصی شرکت فرمائی۔ اس پروگرام میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام نے شرکت کر کے متفقہ اور متحدہ طور پر عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کا عزم کیا۔ پروگرام کا اختتام حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ کی دعا سے ہوا۔

جلسہ ختم نبوت شکار پور

۳۰؍ستمبر۲۰۲۳ء بعد نماز مغرب مدرسہ قادریہ رستم چوک شکار پور میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا۔ سرپرستی مفتی عبدالقادر، نگرانی مولانا ظفراللہ سندھی اور تلاوت قاری محمد عبداللہ نے کی۔ مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر، مولانا قاضی احسان احمد کراچی کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس شکار پور

۳۰؍ستمبر۲۰۲۳ء بعد نماز عشاء جامع مسجد بلال جمعہ خان منڈی شکار پور میں ختم نبوت کانفرنس مولانا محمد یوسف سومرو کی سرپرستی اور مولانا ظفراللہ سندھی کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری نصیر احمد جلن نے کی۔ مولانا سائیں عبداللہ پھوڑ، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر، مولانا قاضی احسان احمد کراچی کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس سانگی

۲۵؍ستمبر۲۰۲۳ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مکی مسجد سانگی میں ختم نبوت کانفرنس مولانا مفتی ذبیح اللہ جتوئی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت حافظ محمد اسامہ شیخ، ہدیہ نعت محمد لقمان شیخ اور نقابت مولانا محمد حامد عباسی نے کی۔

مولانا توصیف احمد جالندھری، مولانا محمد حسین ناصر، حافظ عبدالغفار شیخ، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، حضرت سائیں عبدالمجیب قریشی کے بیانات ہوئے۔ مولانا حامد عباسی، مولانا عبدالباسط سومرو، جناب مرتضیٰ شیخ، محمد عمر شیخ نے کانفرنس کی کامیابی میں بھرپور کردار ادا کیا۔

ختم نبوت کانفرنس پنوں عاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوں عاقل کے زیراہتمام ۲۹ستمبر۲۰۲۳ء کو شاہی بازار پنوعاقل میں ختم نبوت کانفرنس مولانا سائیں غلام اللہ ہالیجوی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس کی نگرانی مولانا محمد حسین ناصر اور تلاوت قاری ضمیر احمد نے۔ ہدیہ نعت جناب رستم الدین جسکانی، نے پیش کیا۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی، قاری جمیل احمد بندھانی، سائیں عبدالقیوم ہالیجوی، مولانا عبدالمجیب قریشی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مفتی محمد طاہر ہالیجوی، مولانا عبداللطیف اشرفی و دیگر کے بیانات ہوئے۔ حافظ عبدالغفار نقیب محفل تھے۔

قارئین لولاک توجہ فرمائیں!

قارئین ''لولاک'' سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ روزافزوں بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے کاغذاور طباعت بھی مہنگے پڑ رہے ہیں اس لیے ماہنامہ ''لولاک'' کی قیمت میں مجبوراً اضافہ کر دیا گیا ہے۔ امید ہے قارئین کرام اور خریداران حضرات اس گرانی کو محسوس نہیں فرمائیں گے۔

اب لولاک کی سالانہ قیمت -/360 روپے ہے اور فی پرچہ -/30 روپے ہے

ختم نبوت ڈائری کے خواہشمند و شائقین حضرات
عالمی مجلس کے مقامی و ضلعی مبلغ سے رابطہ فرمائیں
شکریہ!

قیمت فی ڈائری -/350 روپے

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب		مصنف	قیمت
1	محاسبہ قادیانیت ۔جلد نمبر 1 تا 30 (مزید جلدوں کی اشاعت جاری ہے)		متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	9000
2	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ	(5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
3	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ		پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	400
4	رئیس قادیان		ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	400
5	آئینہ قادیانیت		حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	250
6	ائمہ تلبیس		ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	400
7	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے		جناب محمد متین خالد صاحب	200
8	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں		حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
9	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ		حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1200
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)		حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	400
11	تحفہ قادیانیت	(چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1400
12	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت)	(جلد اوّل)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	350
13	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت)	(جلد دوم)	رسائل اکابرین	350
14	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ		مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	250
15	خطبات شاہین ختم نبوت	(دو جلدیں)	مولانا محمد بلال ، مولانا محمد یوسف ماما	600
16	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت		حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	250
17	قادیانیت کا تعاقب		مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	200
18	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ	(تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
19	ختم نبوت کورس		مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	300
20	قادیانیت عقل وانصاف کی نظر میں		حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
21	مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت		جناب محمد متین خالد صاحب	400
22	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے	(دو جلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700

نوٹ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ